حریمِ دل
exponovels
از قلم
اقراء شہزاد

حریمِ دل

اقراء شہزاد

exponovels

یہ منظر ہے ملتان کے ایک نجی ہوسپٹل کا، جہاں پر ایک نوجوان لڑکی کو ایمرجنسی میں لایا گیا تھا۔

وہ مکمل طور پہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

اس کے ساتھ اس کی والدہ، عزیز از جان دوست سبرینہ اور اس کا کزن تھا۔

پلیز آپ باہر انتظار کیجیئے۔"

"ڈاکٹر مریض کو دیکھ رہے ہیں۔

نرس نے پیشنٹ کی والدہ کو اپنے پروفیشنل انداز میں باہر جانے کے لیے کہا۔

اس لڑکی کی والدہ کی آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری تھے۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھیں۔۔۔

سبرینہ ان کو کندھے سے تھامے باہر لانے کی کوشش کرنے لگی۔

سچ تو یہ تھا کہ سبرینہ خود بھی اس کو اس حالت میں چھوڑ کر باہر نہیں آنا چاہتی تھی

لیکن مجبوری تھی۔۔۔۔۔ایمرجنسی وارڈ میں زیادہ افراد کو کھڑے ہونے کی اجازت نہ تھی۔

*

سمیع باہر کوریڈور میں پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے، دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔۔۔

اسے اپنی جیب میں کسی کاغذ کے ٹکڑے کا احساس ہوا۔

exponovels

اس نے ہاتھ باہر نکالا تو سو روپے کا نوٹ نظر آیا۔۔

یہ کپڑے میں نے آخری بار کب پہنے تھے۔۔

خود سے سوال کرتا

وہ نوٹ ہاتھ میں لیے سوچنے لگا۔۔

بہت دیر دیر تک سوچنے پہ بھی اسے یاد نہ آیا۔

کہ یہ نوٹ اس نے جیب میں کب رکھا۔۔

وہ والٹ کا عادی تھا۔۔

شاپنگ میں ذیادہ تر ڈیبٹ کارڈ کا استعمال کرتا۔

اس نے سوچا وہ گھر جا کر سب سے پہلے اپنا اے ٹی ایم اور ڈیبٹ کارڈ بند کروائے گا۔۔

اتنے میں

آنٹی اور سبرینہ کو باہر نکلتا دیکھ کر

نوٹ جیب میں رکھتا

تیزی سے ان کی طرف لپکا۔۔۔

آنٹی کو سہارا دیتے ہوئے انتظار گاہ میں رکھی گئی کرسیوں میں سے

exponovels

ایک کرسی پر بٹھایا۔

پلیز آپ پریشان نہ ہوں۔وہ ٹھیک ہو جائے گی۔"

ڈر گئی ہے بس۔۔۔

"آنٹی پلیز حوصلہ کریں۔

سبرینہ نے خلوص بھرے لہجے میں ان کو تسلی دی تھی۔

سمیع نے کچھ سوچتے ہوئے جیب سے وہ نوٹ نکالا۔۔

اور قسمت کی اس نوازش پہ مسکرایا۔۔

اس سارے وقت میں پہلی مسکراہٹ تھی جو اس کے چہرے پہ نمودار ہوئی تھی۔۔

اس کی مسکراہٹ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔

انہی پیسوں سے

کینٹین سے پانی کی بوتل لے کر واپس آیا۔

اریجہ کی والدہ کے لئے

وہ کچھ اور بھی لانا چاہتا تھا

لیکن اسے اندازہ تھا کہ اس وقت ان کے حلق سے کوئی بھی چیز نیچے نہیں اترے گی۔۔۔

exponovels

آخر کو وہ ماں تھیں۔۔۔

اور اللہ نے ماں کا دل ایسا ہی بنایا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبرینہ کی اصرار پر انہوں نے دو گھونٹ پانی پی کر بوتل واپس اس کو پکڑا دی۔

سمیع کیلئے یہ ساری صورتحال کچھ حیران کن تھی۔۔ایک حادثے کا اتنا گہرا اثر۔۔

وہ لڑکی اسے حیرت میں مبتلا کر رہی تھی

لیکن اس وقت وہ حیران سے زیادہ مضطرب تھا۔

❊ ❊ ❊

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا

تو تینوں تیزی سے اس کی طرف لپکے۔

ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے اب؟؟؟؟ "

کیا ہوا ہے اس کو؟؟؟

"اس کو ہوش کیوں نہیں آ رہا؟؟؟

نفیسہ خاتون نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے

exponovels

سمیع نے بے چینی سے پہلو بدلا

وہ اس وقت صرف ڈاکٹر کے بولنے کا منتظر تھا۔

ڈاکٹر نے خاتون کی طرف ایک اچٹتی نگاہ سے دیکھا

آپ کی پیشنٹ کو کوئی گہرا شاک لگا ہے۔ "

جس کی وجہ سے ان کا نروس ڈاؤن ہو گیا تھا

لیکن اب وہ بالکل ٹھیک ہیں۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں۔۔

ڈاکٹر ان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"ہم نے ان کو سکون کی دوا دی ہے۔ تھوڑی دیر میں ہوش آ جائیگا"

۔ڈاکٹر کیا میں اپنی بیٹی سے مل سکتی ہوں؟؟

جی آپ ان سے مل سکتی ہیں۔۔

اور ڈسچارج کب تک کریں گے؟؟

سبرینہ نے سوال کیا

"ہوش آ جائے تو آپ انہیں گھر لے کر جا سکتے ہیں "

exponovels

۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد نفیسہ بیگم اور سبرینہ تیزی سے ایمرجنسی وارڈ کی طرف بڑھے

جب کہ سمیع بے بسی سے اس پے سلپ کو دیکھنے لگا جو ابھی اس کو ایک سسٹر پکڑا کر گئی تھی۔

اس کا والٹ، کیش اور ڈیبٹ کارڈز وہ ڈاکو لے گئے تھے۔

فون بھی نہیں تھا کہ وہ کسی دوست سے رقم منگوا لیتا۔۔اور اس وقت کیش کاونٹر پہ کھڑا ہوتا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کچھ گھنٹے پہلے۔۔۔

"انٹی سمیع ابھی تک سو کر نہیں اٹھا؟؟؟"

سبرینہ اپنی ممانی سے یہ سوال تیسری بار پوچھ رہی تھی۔

وہ بھی جھنجھلانے کی بجائے اس کی بیتابی پر مسکرا رہی تھیں۔

"اپنے کمرے میں سو رہا ہے۔

...ابھی اٹھاتی ہوں اس کو تو"

"...یہ کوئی ٹائم ہے بھلا سونے کا

"دن کے دو بج رہے ہیں اور یہ محترم ابھی تک سو رہے ہیں۔۔۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

exponovels

سبرینہ مت اٹھانا اس کو۔۔۔"

بچہ بچارا تھکا ہارا ہے۔

شادی کا گھر ہے۔۔۔

رات دیر تک کام میں لگا رہا ہے

"سونے دو اس کو۔"

سبرینہ کی امی پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گئیں۔۔

مگر اس نے ایک نہ سنی۔ اور سیڑھیاں چڑھتی گئ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبرینہ کی والدہ اور سمیع کے والد بہن بھائی تھے۔ سبرینہ پنجاب کے نواحی شہر ساہیوال سے اپنے ماموں کی بیٹی کی شادی کیلیئے آج صبح ہی اپنی والدہ کے ساتھ ملتان آئی تھی۔ گو کہ شادی میں ابھی چار دن باقی تھے۔ لیکن اس کی اپنی ماموں، ممانی اور خاص کر سمیع سے اتنی دوستی تھی کہ وہ ضد کر کے چار دن پہلے ہی آگئی۔۔۔

اس نے جب زور سے کمرے کا دروازہ کھولا

... تو سمیع کو بیڈ کے وسط میں محو استراحت پایا

exponovels

.اس کو اتنے مزے سے سوتا دیکھ کر سبرینہ کے شیطانی دماغ میں ایک شرارت سوجھی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

...وہ دبے پاؤں بیڈ کے سائڈ ٹیبل کی طرف بڑھی

ایک گلاس میں پانی ڈالا اور اس پر پانی ڈالنے کے لیے اس کی طرف بڑھی ہی تھی کہ کوئی خیال آیا

اس نے گلاس واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

نہ سبرینہ نہ۔۔ "

یہ حماقت نہ کرنا۔

آج تو اس سے کام بھی ہے

."اور کام کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے

.سبرینہ کو بروقت یہ کہاوت یاد آئی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گلاس ٹیبل پہ رکھ کہ

وہ سمیع کو زور زور سے آوازیں دینے لگی۔۔۔

کیا مصیبت ہے؟؟؟؟ "

exponovels

"کوئی قیامت آگئی ہے کیا؟؟؟

وہ نیند میں غصے سے بڑبڑایا۔

!جی ہاں"

....جہاں سبرینہ صداقت ہو وہ گھر قیامت سے کم نہیں

"سمجھے ؟؟؟

ہاہاہاہا "

ویری فنی اپنے گھر قیامت مچا کر سکون نہیں آیا

"صبح صبح ہمارے گھر ٹپک پڑی ہو۔

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

ہاں نہیں آیا"

وہ بھی ڈھٹائی سے بولی

اور ویسے بھی یہ تمہارا گھر نہیں "

"میرے ون اینڈ اونلی ماموں کا گھر ہے۔۔۔۔

وہ شان بے نیازی سے گویا ہوئی۔

exponovels

"ہونہہ ون اینڈ اونلی"

سمیع نے ناک سے مکھی اڑائی۔ پھر بولا۔۔۔

...تمہارے منگیتر کا تو اللہ ہی حافظ ہے "

".پتا نہیں کیسے تمہیں برداشت کرتا ہو گا یا وہ بھی تمہاری طرح پاگل ہو گا

"او مسٹر میرے منگیتر کے بارے میں کچھ نہ کہنا ورنہ۔۔۔۔۔ "

سبرینہ نے انگلی اٹھائی

"کیا ورنہ "

اس بار سمیع کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔

کچھ نہیں "یہ سب چھوڑو "

مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔۔۔۔۔

"سوری میں بہت مصروف ہوں آج کے دن "

اتنا ٹکا جواب!!!!

سبرینہ کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

پلیز تم میرے پیارے دوست اور کزن ہو نا۔۔"پلیز پلیز پلز"

exponovels

وہ پہلے اسے مکھن لگانے لگی تھی۔ پھر منتوں پر اتر آئی

سمیع نے بے ساختہ مسکراہٹ دبائی

۔وہ اپنی اس کزن کم دوست زیادہ کو کبھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔

اور اگر کر بھی دیتا تو وہ اپنے فیورٹ ماموں یعنی کہ سمیع کے والد سے کہہ کر اپنی بات منوا ہی لیتی۔

...."ٹھیک ہے مگر ایک شرط پر"

وہ مطلب پہ آیا

"ہاں بولو۔۔۔ "

وہ جلدی سے بولی. مبادہ کہیں انکار ہی نہ کر دے۔

"نیچے جا کر میرے لیے مزے دار سا ناشتہ بناؤ۔ میں تب تک فریش ہو جاؤں۔"

اس کی شرط پہ سبرینہ برے برے منہ بناتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

ویسے دوست سے ملنے جانے کے لئے اتنا سا کام کرنے میں کوئی حرج بھی نہ تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆

سبرینہ کے لنچ اور

سمیع کے ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں تیار ہو کر تقریبا تین بجے گھر سے نکلے تھے۔

سبرینہ نے اپنی دوست اربیجہ کو کال کر کے اس کے گھر کا اڈریس پوچھا۔

سمیع اس ایریئے میں پہلے بھی جا چکا تھا۔اس لیے اس کو ایڈریس سمجھنے میں زیادہ مشکل نہ ہوئی۔۔

٭٭

اربیجہ اور سبرینہ سکول سے ہی بیسٹ فرینڈز تھیں۔۔

مگر یونیورسٹی میں بی۔ایس کے پہلے سمسٹر میں اربیجہ کے والد کی پوسٹنگ آوٹ آف سٹی ہو گئی۔

....جس کی وجہ سے اربیجہ کی تعلیم بیچ میں رہ گئی

ملتان آ کر اس نے کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی بجائے

پرائیوٹ بی اے کا امتحان دے دیا۔۔

٭٭

سبرینہ کے ماموں کی بیٹی کی شادی اتفاق سے اسی شہر میں تھی۔۔

تو وہ اپنے کزن کی منت سماجت کر کے اپنی عزیز از جان دوست سے ملنے جا رہی تھی۔

٭٭٭

کالونی میں داخل ہونے کے بعد

وہ کافی دیر گھروں پر لگے نیم پلیٹس۔۔۔

اور ہائوس نمبرز پڑھتے ہوئے وہ اربیجہ کا بتایا ایڈریس تلاش کرتے رہے۔

سمیع نے گاڑی روک کر

ایک دو لوگوں کو بھی پوچھا

مگر ناکام۔۔

سخت گرمی میں سنسان سڑک پہ

اب وہ گھر نہ ملنے پر باقاعدہ جھنجھلا رہی تھی۔

ہیلو یار کیا مریخ پر ہے تمہارا گھر۔۔۔؟؟؟"

".ہم پچھلے پونے گھنٹے سے گاڑی میں گلیوں کے چکر کاٹ رہے ہیں

تیسری بار فون کرتے ہوئے سبرینہ کی آواز میں جھنجھلاہٹ واضح تھی۔

اس کے برعکس وہ سکون سے بیٹھا تھا۔

اور اسکی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔

"اوکے یار تم اس گھر کے پاس رکو۔ میں خود تمہیں لینے آجاتی ہوں۔ "

سبرینہ نے کال پر رندھاوہ ہائوس کا نام لیا۔ جس کو سن کر اربیجہ نے سکھ کا سانس لیا۔ یہ گھر اس کے گھر سے ایک موڑ پہ ہی تھا۔

exponovels

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دوست کے آنے کی خوشی میں وہ ہلکا پھلکا تیار ہونے کی لیئے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہلکا سا گلابی گلوز لگا رہی تھی۔۔اور آنکھوں میں کاجل لگانے کے لئے اٹھایا ہی تھا جب سبرینہ کی کال آئی۔

اس نے کاجل واپس رکھا۔بیڈ سے دوپٹہ اٹھایا اور ماں کے کمرے میں آئی۔

"امی سبرینہ کو گھر نہیں مل رہا"

"میں اس کو لے کر ابھی آئی۔"

ٹھیک ہے دھیان سے جانا

مکمل گاؤن پہنے، نقاب میں چہرہ چھپائے وہ مسلسل تیز تیز چلتی اس کو لینے رندھاوہ ہاؤس کے قریب پہنچی تو اس نے دور سے ہی سبرینہ کو گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے دیکھ لیا۔۔

جی جناب مجھے آپ نظر آگئی ہیں" اریبہ فون پر چہکی۔ "

"تو مجھے بھی دکھائی دے جاؤ تم۔۔۔ "

جواباً سبرینہ کی آواز ہینڈ فری میں گونجی۔وہ راستے میں نقاب میں ہینڈ فری لگا کر بات کرتی تھی۔

اتنی دیر میں فرنٹ سیٹ پہ سبرینہ کی نظر سائیڈ مرر میں اس پہ پڑی تو وہ جلدی سے دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکلی اور فوراً اس کے گلے لگ گئی۔

exponovels

اریبہ بیچ سڑک پہ اس کی اس حرکت سے جھینپ گئی۔

"ضد نہ کرو"

"چلو بیٹھو گاڑی میں"

نہیں یار۔۔تم گاڑی میں آو

میں پیدل آتی ہوں۔۔

سبرینہ کے بار بار اصرار کرنے پر بھی وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کو تیار نہ تھی۔

یار بیٹھ جاؤ۔بہت گرمی ہے۔ "

."اگر تم نہیں بیٹھو گی تو میں بھی تمہارے ساتھ پیدل چلنے لگوں گی

بالآخر اس نے دھمکی دی۔۔

جو کہ اسے ماننی ہی پڑی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سبرینہ جو کہتی ہے وہ کر گزرتی ہے

مگر وہ ابھی بھی جھجھک رہی تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

exponovels

ابھی گاڑی ان کی گلی کا گیٹ پار کر کے اندر داخل ہوئی تھی کہ دو موٹر سائیکل سوار تیزی سے ان کے پاس سے گزرے.

"بس یہاں سائڈ پر کر کے رکوا دو۔ "

اریجہ نے مسکراتے ہوئے سبرینہ سے کہا۔۔

جو گاڑی سے باہر شاندار بنگلوں کو دیکھ رہی تھی۔

سمیع نے اریجہ کے کہنے پر گاڑی گھر کے سامنے سڑک کے اس پار روک دی۔۔۔

تینوں نے بیک وقت اترنے کے لیے دروازہ کھولا۔

ابھی وہ گاڑی سے باہر بھی نہیں نکلے تھے

کہ اسی بائیک والوں نے ان کی گاڑی کے ساتھ آ کر بائیک روک دی۔۔۔۔

لڑکے کے ہاتھ میں پستول تھی۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے

انکو دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چارو ناچار تینوں واپس اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھے

exponovels

وہ دونوں بائیک سوار بھی پچھلی سیٹ پر اریجہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔

ایک نے اریجہ کے سر پر پستول تانی

اور دوسرے نے اپنی پستول کا رخ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے سمیع کی طرف موڑا۔

سمیع کا والٹ، تینوں کے موبائل اور سبرینہ کی جیولری سمیت

ساری چیزیں لینے کے باوجود

وہ جانے کے لیے راضی نہیں تھے۔

اے لڑکی تم اپنا نقاب اتارو۔۔۔ "

مجھے پتا ہے کہ تم لڑکیاں بہت تیز ہوتی ہو۔۔

"چلو اپنی ساری جیولری اتار کر دو

سبرینہ سٹپٹا گئی۔ اریجہ کسی بھی صورت نقاب اتارنے پر راضی نہ تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

..... سمیع بے بسی سے ان کو دیکھ رہا تھا

...ان میں سے ایک لڑکے نے آگے بڑھ کر زبردستی اریجہ کا سٹالر کھینچا

اس کا بروج اریجہ کے ماتھے پر خون کی ہلکی سی لکیر بناتا اتر گیا۔۔۔

سٹالر کے اترتے ہی اریبجہ کہ گولڈن براؤن بال جو کہ فیدر کٹ میں کٹے ہوئے تھے۔

اس کے چہرے کو چھونے لگے۔

گلابی لپ گلوز میں اس کے ہونٹ کسی گلاب کی پنکھڑی کی مانند ہی لگ رہے تھے۔آنکھیں کسی بھی قسم کی آرائش سے خالی تھیں۔۔

ڈاکوؤں نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی۔۔۔

جو اس وقت حسن کی ایک مورت لگ رہی تھی۔۔۔

دفعتاً۔۔

ان میں سے ایک کی آنکھوں میں شیطانی چمک ابھری۔

اس نے اپنا مکروہ ہاتھ اریبجہ کی طرف بڑھایا

اور اس کے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے گال پر پھیرا۔

اریبجہ تڑپ کر پیچھے ہوئی۔

واہ بوس کیا زبردست مال ہے.....؟؟؟؟ "

کیا خیال ہے؟؟؟

"اس کو ساتھ لے چلیں؟؟؟

exponovels

وہ خباثت سے ہنسا۔

جبکہ دوسرے نے اس کی بات پر نظریں سمیع کے چہرے پر گاڑیں۔

کچھ جتلاتی ہوئیں۔۔۔کچھ چیلنج کرتی ہوئیں۔۔۔

سمیع کی غیرت اس لمحہ بہت زور سے جاگی۔۔۔

دل چاہا وہ ان دونوں کا منہ نوچ لے

مگر۔۔۔۔

بہت مشکل سے ضبط کر کے بیٹھا رہا۔۔۔

جانتا تھا اس طرح کے حالات میں۔۔

ہوش کی بجائے جوش سے کام لیا جائے تو

یہ لوگ مال کے ساتھ ساتھ۔۔۔۔

عزتوں کے بھی لٹیرے بن جاتے ہیں۔۔

بلکہ بعض اوقات جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔۔۔

اس کے ساتھ اس وقت دو جوان لڑکیاں تھیں۔۔وہ اس وقت

کوئی بھی بے وقوفی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

exponovels

یااللہ۔۔۔ سبرینہ نے دل سے اللہ کو پکارا۔۔۔یااللہ پلیز ہماری جان اور عزتوں کی حفاظت فرما۔پلیز یارب

اس کو جتنی آیات یاد تھیں۔بنالب ہلائے وہ منہ میں دہرانے لگی

سمیع نے بے بسی سے دونوں ڈاکوؤں کی جانب دیکھا

اور۔۔۔۔

اچانک ان کے آگے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

خدا کے واسطے ان کو کچھ مت کہنا.....تمہیں جو چاہیے میں لا دوں گا۔۔"

"مگر یہ ظلم مت کرو۔۔۔۔

دوسرے لڑکے کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ناچی۔

کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا

اور اپنے ساتھی کو کوئی اشارہ کیا۔

جسے سمجھتے ہوئے وہ دونوں گاڑی سے نکل گئے۔۔۔۔

*

پیچھے وہ تینوں ساکت بیٹھے رہ گئے۔کچھ لمحے یوں ہی سرکے۔۔

اریبہ اپنے دودھیا ہاتھ چہرے پر رکھے زاروقطار رو رہی تھی۔۔۔

اس سے اس کا مان چھینا گیا تھا۔۔۔

سبرینہ میں ہلنے کی سکت نہ تھی کہ وہ پچھلی سیٹ پر جا کہ اپنی دوست کو چپ کرواتی

سمیع یک ٹک چہرہ موڑے اسے روتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یکدم ہی وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور ادھر ادھر دیکھے بغیر،، بھاگتے ہوئے سڑک کراس کرتے ہوئے اپنے گھر کے کھلے دروازے میں غائب ہو گئ۔۔۔

" میں آتی ہوں"

اس کے پیچھے ہی سبرینہ بھی گاڑی سے اتری

وہ وہیں بیٹھا بے بسی سے سر ہلا کے رہ گیا

*

اریجہ کی والدہ اپنی بہو کے ساتھ مل کر کچن میں مہمانوں کے لیے لوازمات تیار کر رہی تھیں۔جب گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔۔۔

وہ مسکرا دیں

۔اریجہ کے قدموں کی چاپ وہ ہزاروں میں پہچان سکتی تھیں۔

بیٹا یہ تم دیکھو۔۔۔۔ "

exponovels

"میں ذرا مہمانوں کو رسیو کرلوں

ابھی وہ کچن سے باہر نکلی تھیں کہ اریحہ بھاگ کر ان سے آلپٹی۔۔

پھر زور زور سے رونے لگی۔۔۔

اور روتے روتے وہاں ہی بے ہوش ہوگئی۔۔۔۔

اتنے میں سبرینہ بھی بھاگتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

مختصراً آنٹی کو پیش آنے والا حادثہ سنایا۔۔۔

آنٹی نے بے یقینی سے اس کو دیکھا

جو اریحہ کو ہوش میں لانے کی کوششیں کررہی تھی۔۔۔

اریحہ کی بھابھی کے تو یہ سب سن کر ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔۔۔

وہ کبھی کچن میں پانی لینے بھاگتیں تو کبھی اس کے ہاتھ پاؤں سہلانے لگتیں۔۔۔۔

کچھ سمجھ نہ آرہا تھا کیا کریں۔۔

اس طرح کی صورتحال کا پہلی بار سامنا ہوا تھا۔

جب آدھے گھنٹے تک اسے ہوش میں لانے کی

کوششیں بیکار ٹھہریں۔۔

exponovels

".امی اریحہ کو ہوسپٹل لے کر جانا چاہیے"

اسکی بھابھی نے روتے ہوئے کہا۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو۔ تم ایسا کرو علی اور اس کے ابو کو کال کرو۔ اور کہو جلدی سے آ جائیں۔ "

نہیں آنٹی اس طرح بہت دیر ہو جائے گی۔۔۔"

میرے ساتھ میرا کزن ہے گاڑی میں

ہم اس کو لے کر چلتے ہیں۔

"بھابھی آپ انکل کو فون کر دیں کہ وہ ادھر ہی آ جائیں۔

نہیں بیٹا یہ اچھا نہیں لگتا۔ ایسے کسی انجان مرد کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ "

"اس کے ابو بھی برا مانیں گے

آنٹی پلیز کچھ نہیں ہوتا۔"

مجبوری کے وقت تو ہمارا دین بھی اجازت دیتا ہے۔۔۔

اس وقت اریحہ کی جان بچانا سب سے اہم ہے۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔ میں انکل سے خود بات کر لوں گی۔

کچھ پس وپیش کے بعد آنٹی مان گئی۔

exponovels

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یہ منظر ہے ملتان کے ایک نجی ہوسپٹل کا، جہاں پر ایک نوجوان بے ہوش لڑکی کو ایمرجنسی میں لایا گیا تھا۔ جس کے ساتھ اس کی والدہ، اس کی عزیز از جان دوست سبرینہ اور اس کا کزن تھا۔

پلیز آپ باہر انتظار کیجئے۔ ڈاکٹر مریض کو دیکھ رہے ہیں۔" نرس نے پیشنٹ کی والدہ کو اپنے پروفیشنل" انداز میں باہر جانے کو کہا۔

نفیسہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری تھے۔ وہ وہاں سے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھیں۔ سبرینہ ان کو کندھے سے تھامے باہر لانے کی کوشش کرنے لگی۔ سچ تو یہ تھا کہ سبرینہ خود بھی اس کو اس حالت میں چھوڑ کر باہر نہیں آنا چاہتی تھی لیکن مجبوری تھی۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حال:

اریجہ ہوش میں آگئی تو سبرینہ اس سے مل کر کچھ دیر بعد سبرینہ آنٹی سے معذرت کرتی ہوئی گھر واپس آگئی۔۔۔ سارا راستہ وہ روتی رہی۔ جتنی دیر وہ اریجہ کے پاس بیٹھی۔ اس نے سبرینہ سے کوئی بات نہ کی ۔۔ سبرینہ اس تمام معاملے کا خود کو قصوروار سمجھتی تھی۔

کچھ دیر پہلے روست سے ملنے کے لیے کتنی خوش تھی وہ۔۔۔

exponovels

منٹوں میں خوشی کی جگہ غم نے لے لی تھی۔۔۔

اریبہ نقاب کے معاملے میں اتنی شدت پسند تھی۔۔۔۔

یہ بات اسے بھی آج ہی پتہ چلی تھی۔۔۔۔

**

اریبہ ڈسچارج ہو کر گھر آگئی۔۔۔ مگر اس نے مکمل خاموشی کی چادر اوڑھ لی۔۔۔۔۔

یوں جیسے اس میں زندگی کی رمق ختم ہو گئی تھی۔۔۔

نفیسہ خاتون تو اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھیں۔

خدا نے اریبہ کو نہ صرف ان درندوں کی ہوس کا نشانہ بننے سے بچا لیا تھا

بلکہ اس کو ایک نئی زندگی بھی بخشی تھی۔۔۔

ابھی وہ شدید خوف میں مبتلا تھی۔۔

مگر ان کو یقین تھا کہ آہستہ آہستہ یہ خوف بھی زائل ہو جائے گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

... کہتے ہیں "وقت کسی کے لئے نہیں رکتا

وقت کا کام ہے چلتے رہنا

For more visit (exponovels.com)

"اور وہ اپنی رفتار سے چلتا رہتا ہے۔۔۔

وقت کی یہی سب سے اچھی عادت ہے کہ وہ کسی کے لئے بھی ٹھہرتا نہیں۔

....ماہ پر لگا کر اڑ گئے 6

سب کو لگتا تھا

وہ آہستہ آہستہ بالکل نارمل ہو جائے گی

مگر ایسا نہ ہو سکا۔۔۔

کسی رات ڈراؤنا خواب دیکھ لیتی تو اس کی چیخوں سے ماں باپ کا دل دہل جاتا۔۔

پھر سب گھر والوں کے لیے وہ رات بہت تکلیف میں گزرتی۔۔۔

اس کے دل میں یہ ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ لڑکے پھر آ جائیں گے اور اس کو ساتھ لے جائیں گے۔۔۔

وہ انسومینک ہو گئی۔۔۔

... نیند کی دوا لے کر نیند تو آ جاتی

.. مگر ڈراؤنے خواب اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے

امی انہوں نے ہمارا گھر دیکھ لیا ہے۔۔۔ "

.وہ پھر آ جائیں گے.. امی مجھے چھپا لیں

exponovels

"وہ مجھے آپ سب کی نظروں کے سامنے کھینچ کر لے جائیں گے۔۔۔۔

اس کی امی اسے اپنے آغوش میں چھپا لیتی اور چپکے سے آنسو بہاتیں۔

قسمت نے یہ کیسی ستم ظریفی ڈھائی تھی۔۔۔۔

ان کی زبان پر کبھی کبھی خدا سے شکوہ آجاتا۔۔۔

ہم لوگ انسانوں سے شکوہ کرتے ہیں۔انسانوں کے آگے اپنے دکھوں کا رونا روتے ہیں

جبکہ ہمارے شکوے کا اصل حقدار تو

اللہ ہی ہے

ہمیں اپنے دکھ درد میں صرف اللہ سے ہی شکوہ کرنے کا حکم ہے۔۔

بے شک میں اپنے غم اور حزن کا شکوہ اللہ سے ہی کرتا ہوں۔"(سورۃ یوسف) "

اولاد کا دکھ کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

یہ وہ دکھ ہے جو سب کے لئے ایک جیسا ہی ہوتا ہے

چاہے وہ نبی ہوں یا ہم جیسے گناہ گار انسان۔۔۔۔!!!!!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گزرے وقت میں جہاں اریجہ میں اتنی تبدیلیاں آئیں۔۔۔

exponovels

وہاں ایک تبدیلی یہ بھی تھی کہ اس نے سبرینہ سے اپنا کنٹیکٹ ختم کر دیا۔۔

مگر وہ بھی سبرینہ تھی۔۔

اریبچہ کی والدہ سے کنٹکٹ میں تھی۔

ان کے ذریعے اس کو اریبہہ کے بارے میں پتہ چلتا رہتا۔

آنٹی اس کے لیے بہت پریشان رہتی تھیں۔اور اس کی شادی کرنا چاہتی تھیں۔۔

... لیکن وہ شادی کا نام سنتے ہی گھبرا جاتی

اس کو مرد ذات سے ہی خوف آنے لگا تھا۔

**

بیٹا زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔۔۔میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔آج ہوں۔۔۔کل نہیں ہوں"

گی۔۔۔پلیز تم اس کو سمجھاؤ میری مشکلات میں اور اضافہ نہ کرے۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے اریبچہ کی والدہ نے سبرینہ کو فون کیا۔۔

سچ کہتے ہیں ماں باپ بڑھتی عمر سے بوڑھے نہیں ہوتے

"بلکہ اولاد کی فکر سے بوڑھے ہوتے ہیں۔

exponovels

جی انٹی میں نے کچھ دن تک آنا ہے ملتان۔ پھر بیٹھ کہ اسے سمجھاتی ہوں۔ آپ ابھی اس سے بات "

"کروادیں۔

وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔

میں فون بھیجوادیتی ہوں۔۔

بھابی نے اس کے کمرے میں اس کو فون لاکر پکڑایا۔۔

مگر اس نے سبرینہ کا نام دیکھتے ہی کال کاٹ دی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سمیع یہ تم کیا بول رہے ہو؟؟؟؟؟ "

تمہیں اس کی ذہنی حالت کا اندازہ ہے؟؟؟

اس نے ایک چھوٹے سے واقعے کو ذہن پر سوار کر لیا ہے. تمہارے لئے بہت مشکل ہو جائے گی... سمجھنے

".کی کوشش کرو

سبرینہ نے سمیع کو اپنی آمد کا بتایا تو

سمیع نے سبرینہ سے اپنے دل کی خواہش کا اظہار کیا

اور اپنی پسند بتائی۔۔تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔

exponovels

وہ اربیحہ سے محبت کا دعویدار تھا۔۔

!!!! صرف ایک نظر ہی تو اس نے اربیحہ کو دیکھا تھا۔۔۔

!!!!پھر محبت کیسے ہو گئی بھلا۔۔۔۔

اس نے سمیع کو اربیحہ کی حالت کے بارے میں بھی بتایا لیکن وہ مصر رہا۔۔

دیکھو سمیع۔۔

تم سمجھ نہیں رہے۔۔۔

اف

کیسے سمجھاؤں تمہیں۔۔

دیکھو۔۔

!!اگر کل کو تم دونوں کے رشتے میں اللہ نہ کرے۔۔کوئی پرابلم آئی۔۔۔تو۔۔

اس نے گہری سانس لی

"تو؟؟

" اپنی بات پوری کرو سبرینہ

تو میری دوستی پہ بھی اثر پڑے گا۔۔

exponovels

اس نے تھک کہ کہا۔

تم فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ ایسا کچھ نہیں ہو گا

۔بس تم میری مدد کرو۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔

سبرینہ نے

اس کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔۔۔

گھر بات کی تم نے؟؟

نہیں فی الحال تو تم سے کر رھا ہوں۔

.....ٹھیک ہے"

.میں کچھ دن میں آتی ہوں....تو اس کی فیملی سے مل لیتے ہیں

ماموں ممانی سے تم بات کرو گے

یا میں کروں؟؟؟؟؟

"...بلکہ ایسا کرو تم خود ہی کر لو۔ زیادہ بہتر رہے گا۔

"اوکے"

exponovels

فون بند کرنے کے بعد سبرینہ کے چہرے پر فکر کے تاثرات تھے۔۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اوائل دسمبر کے دن تھے

سردی کی شدت اپنے جوبن پر تھی۔۔

اربیحہ کے گھر کے ڈرائنگ روم میں کچھ مہمان بیٹھے تھے۔۔۔

وہ سب ایک دوسرے کے لیے اجنبی تھے۔

نہ تو کوئی پہلے ایک دوسرے سے ملا تھا

نہ ہی ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا نام تک جانتا تھا۔

مگر ان میں ایک چہرہ کسی کے لیے بھی اجنبی نہ تھا۔

اور وہ تھا سبرینہ کا۔۔

"بھائی صاحب آپ یہاں ہماری آمد کا مقصد تو جانتے ہوں گے۔"

سمیع کے والد نے گفتگو کا آغاز کیا۔

ارشاد صاحب نے استفسار سے اپنی بیگم کی طرف دیکھا۔۔

جنہوں نے نظریں چرائیں۔

exponovels

انہوں نے اپنے شوہر کو ان کی آمد سے بے خبر رکھا تھا۔

دراصل۔۔۔وہ ہچکچا رہے تھے

"ہم آپ کی بیٹی کا ہاتھ اپنے بڑے بیٹے سمیع کے لئے مانگنے آئے ہیں۔"

ارشاد صاحب کے چہرے پر برہمی در آئی۔۔

میرے ایک بیٹے کی وفات ہو چکی ہے۔اب دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔"

بیٹی ماشااللہ سے اپنے گھر کی ہو گئی ہے۔

....سمیع میرا بزنس دیکھ رہا ہے اور چھوٹا روحیل پڑھ رہا ہے

ہم بہت چاہ سے رشتہ لے کر آئے ہیں۔۔

"ہمارے گھر میں آپ کی بیٹی کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔

سمیع کے والد ان کی تاثرات بھانپتے ہوئے مزید گویا ہوئے۔

کیسے لوگ تھے لڑکی کو دیکھے بنا ہی بہو بنانے کے خواہشمند،

ارشاد صاحب نے دل میں سوچا۔۔۔۔

ماشااللہ۔۔۔بہت اچھی فیملی ہے آپکی مگر۔۔وہ رکے "

مگر ہم یہاں رشتہ نہیں کرسکتے۔

exponovels

آپ کو آنے سے پہلے پوچھنا چاہیے تھا۔

"ہم غیر برادری میں رشتہ نہیں کرتے۔

بھائی صاحب جواب دینے میں اتنی جلدی نہ کریں۔۔ سوچنے کے لیے کچھ وقت لے لیں۔ پلیز اس "

"طرح انکار مت کریں۔

سمیع کی والدہ متانت سے بولیں

"میرا جواب آج بھی نہ ہے اور کل بھی نہ ہی ہو گا۔ "

ارشاد صاحب بے لچک نے انداز میں کہتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے۔

ان کے جاتے ہی وہ لوگ بھی جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کوئی نہیں جانتا تھا۔ قسمت

اریجہ کی زندگی میں اب کیا موڑ مڑنے والی تھی۔۔۔

واپسی کا سفر بہت کٹھن تھا۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ اتنی کہ اگر سوئی بھی گرتی تو اس کی آواز آتی۔۔۔۔

تینوں نفوس ایک دوسرے سے نظریں چراتے اپنی اپنی سوچوں میں گم آنے والے وقت سے گھبرا رہے تھے

exponovels

کیسے سمیع کا سامنا کریں گے۔۔۔۔۔

انہی سوچوں میں

راستہ کب کٹ گیا۔۔۔پتا ہی نہ چلا۔۔۔

اور پھر وہ قیامت کی گھڑی آ گئی۔

جس سے تینوں بچنا چاہتے تھے۔۔۔

مگر فرار۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔کہ فرار ممکن نہ تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سمیع لان میں بنے گازیبو میں بیٹھا شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ گازیبو سمیع کے بڑے بھائی علی نے اپنی فرمائش پر بنوایا تھا۔۔۔۔۔

علی کی طرح سمیع کو بھی یہ بہت پسند تھا۔۔

وہ جب بھی خوش ہوتا یا کسی کا منتظر ہوتا تو گازیبو میں بیٹھ کر ہی اس کا انتظار کیا کرتا۔۔۔۔۔۔

سخت سردی میں بھی آج اس کو موسم بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کو ایک فرحت بخش احساس دلا رہے تھے۔

ہارن کی آواز پر گارڈ نے گیٹ کھولا۔۔

For more visit (exponovels.com)

گاڑی گیراج میں آکر رکی اور تینوں افراد نیچے اترے۔۔۔

سمیع بھاگ کر ان کی طرف آیا۔۔۔۔۔

دل نے معمول کی رفتار سے ہٹ کر دھڑکنا شروع کیا۔۔۔

اس نے سوالیہ نگاہوں سے تینوں کی طرف دیکھا

مگر کسی نے جواب نہ دیا۔

"ماما کیا جواب دیا انہوں نے...؟؟؟؟"

دھڑکن ایک بار پھر تیز ہوئی اور آہستہ آہستہ تھم گئی۔

اسکے چہرے پر پانے سے پہلے کھو دینے کا خوف نظر آیا۔۔۔

سبرینہ نے نگاہیں جھکا لیں۔

"جلدی بتائیں نا ماما پلیز........"

حسرت بھرا لہجہ۔۔۔۔

کچھ سننے کا متمنی۔۔۔۔۔

کچھ ایسا۔۔۔۔ جسے سن کر دل کے ساتھ ساعت کو بھی قرار آجائے۔۔۔۔۔

جس سے دل، دھڑکن اور روح سب پر سکون ہو جائے۔

exponovels

"بیٹا اندر چل کہ بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

کاشف صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہولے سے کہا۔ جسے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"....نہیں ..مجھے ابھی بتائیں"

بچوں والی ضد۔۔۔۔۔

جان لینے کی بے قراری۔۔۔۔۔

ان کی طرف سے جواب نہ پا کر وہ سبرینہ کی طرف بڑھا۔۔

"...تم مجھے بتاؤ "

سبرینہ نے نظریں کچھ مزید جھکا لیں

"میں بتاتا ہوں "

سمیع کی والدہ کی ہاتھ میں پکڑے کلچ پر گرفت مضبوط ہوئی۔۔۔۔

مسز کاشف نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے

آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنے شوہر کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا۔

جسے سمجھ کر انھوں نے نظر انداز کر دیا۔۔۔۔ جب بتانا ہی تھا۔۔۔۔

exponovels

!!توکیا آج۔۔۔۔۔

!! کیا کل۔۔۔۔

یوں بھی کسی کام کو کرنے کا بہترین وقت آج ہے۔۔۔۔۔

ابھی ہے۔۔۔

"....انہوں نے انکار کر دیا ہے"

"....وہ لوگ برادری سے باہر رشتہ نہیں کرتے "

ہوائیں تھمیں۔۔۔

سورج کی روشنی مدھم ہوئی۔۔

ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

کائنات ساکن رہ گئی۔۔

کوئی شور نہ تھا۔۔

.سمیع کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا

وہ کس طرح کارد عمل دینے والا ہے؟؟؟؟؟؟ سبرینہ نے دل میں سوچا۔

سمیع دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

exponovels

پھر اپنے قدموں پر گھوم گیا۔۔۔

تیز تیز چلتے پورٹیکو عبور کیا اور لائونج کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف مڑ گیا۔۔۔

مسز کاشف نے سوالیہ نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا۔ جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں صبر کی تلقین کی

۔

وہ گرنے کے قریب تھیں۔۔۔۔۔انہوں نے اپنے شوہر کا بازو تھاما۔۔

".سبرینہ پلیز اس کو دیکھو "

انہوں نے مدد طلب نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ ہاں میں سر ہلاتی اس کے پیچھے بھاگ گئی۔۔

جب تک وہ اوپر گئی، تب تک وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ اب کیا کرے گا؟؟؟

...کوئی سوچ ماں کا دل دہلا گئی

انہوں نے اپنا بڑا بیٹا کھویا تھا۔۔۔۔۔۔علی۔۔۔

جو اپنے بڑے ماموں کی بیٹی زویا سے منسوب تھا۔۔۔۔

ہر ماں کی طرح ان کا بھی خواب تھا کہ وہ اپنے لئے بہو خود پسند کریں۔۔۔۔۔۔

علی نے بہت سعادت مندی سے ان کی خواہش کے آگے سر جھکا دیا۔۔۔۔۔۔

زویا اس کو بھی پسند تھی اور منگنی کے بعد یہ پسند محبت میں ڈھل گئی۔۔۔۔

سمیع کے دوسرے ماموں کی شادی سمیع کی چھوٹی پھوپھو سے ہوئی تھی۔۔۔

سبرینہ سمیع کی بڑی پھوپھو کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔

.تین سال پہلے کسی چھوٹی سی بات کو انا کا مسئلہ بنا کر پھوپھو نے اس کے ماموں سے خلع لے لی

جس کی وجہ سے بڑے ماموں نے غصے میں آ کر علی اور زویا کی منگنی ختم کر دی

اور بہن سے بھی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔۔۔۔۔۔

جس دن یہ اطلاع دینے کے لئے انہوں نے فون کیا۔۔۔۔۔ اتفاق سے اس وقت علی بھی گھر پر تھا۔۔۔۔۔

فون سننے کے بعد مسز کاشف مسلسل رو رہی تھیں۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماموں ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے.....اس سب میں ہمارا کیا قصور ہے؟؟؟؟؟"

exponovels

....وہ پھوپھو کے کیے کی سزا ہمیں نہیں دے سکتے

"....زویا میری محبت ہے اور میری محبت کو مجھ سے کوئی دور نہیں کر سکتا "

وہ میری زندگی ہے مجھے کوئی میری زندگی سے دور کرے گا تو میں مر جاوں گا

دکھ کے عالم میں کہتا ہوا گاڑی لے کر گھر سے نکلا

لیکن ماموں کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔۔۔۔

وہ اپنے قدموں پر چل کر گیا تھا مگر واپس چار لوگوں کے کندھے پر آیا تھا۔۔۔۔۔

اس دن سمیع کی والدہ اپنے بھائیوں کے لیے واقعی مر گئی تھی۔۔۔

انہوں نے اپنے بھائیوں کو اپنے بیٹے کو کندھا دینے کی بھی اجازت نہ دی

ماضی کی بہت تکلیف دہ یادیں ان کے دل کو ویران کر گئیں۔۔۔۔

انہوں نے ایک بیٹا کھویا تھا۔۔۔ اس لیے جب سمیع نے اپنے دل کی خواہش بتائی تو وہ بغیر کسی سوال

جواب کے لڑکی کو دیکھے بنا ہی مان گئیں

مگر اب۔۔۔ جو ہوا۔۔ کسی نے نہ سوچا تھا۔

دوسرا بیٹا کھونے کی ان میں ہمت نہیں تھی۔۔۔ وہ وہیں پر ڈھے گئیں۔۔۔۔

exponovels

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دو دن گزر گئے۔۔۔۔

سمیع کمرے سے باہر نہ نکلا۔۔۔نہ کچھ کھایا پیا۔۔۔۔ سبرینہ دو بار کھانا دینے گئی۔۔اس نے دروازے سے ہی واپس کر دیا۔۔۔۔

ماموں ممانی اس کی اس حالت سے بہت پریشان تھے۔۔۔

سبرینہ بہت ہمت کر کے اس کے کمرے تک گئی۔۔۔۔

دو بار دستک دی

کوئی جواب نہ آیا۔۔۔۔۔

اس نے تیسری بار دستک دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ یکدم دروازہ کھلا۔۔۔

دستک کے لئے اٹھایا ہاتھ اس کے پہلو میں آ گرا۔۔۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر سمیع کی سرخ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

وہ دروازے کے بیچ استعادہ تھا۔۔۔

اندر آنے کا راستہ نہ دیا۔

کچھ پل یوں ہی کھڑی وہ اسے دیکھتی رہی۔۔۔

exponovels

"وہ میں.....

مجھے کچھ بات کرنی تھی....

"کیا میں اندر آسکتی ہوں؟؟؟؟؟

اس نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

خاموش کھڑا رہا۔۔۔

سبرینہ جانے کے لیے پلٹی ہی تھی کہ وہ مڑا اور کمرے میں چلا گیا لیکن دروازہ بند نہ کیا۔۔۔۔

یہ اندر آنے کا اشارہ تھا۔

وہ سمجھ کر آگے بڑھی۔۔۔۔

وہ سر جھکائے بیڈ پر بیٹھا نظر آیا۔۔۔۔۔

سبرینہ نے ایک نظر کمرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بظاھر سب کچھ ویسا ہی تھا

اس نے ٹیبل کے پاس رکھی کرسی اٹھائی اور اس کے مقابل رکھ کہ بیٹھی۔

"میں کل واپس جا رہی ہوں۔۔۔۔"

اس نے اب بھی سر نہیں اٹھایا۔۔۔۔

exponovels

سبرینہ کا دل اس کی حالت پر کٹنے لگا۔۔۔۔ کئی منٹ خاموشی کی نذر ہوئے۔۔۔

" سمیع یوں مت کرو۔۔۔ اپنے ماں باپ کو تکلیف نہ دو۔۔"

ماموں ممانی علی کے بعد اب مزید کوئی دکھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔۔۔۔۔

ایسے کھانا پینا چھوڑ کر، کمرے میں بند ہو کر وہ تمہیں مل جائے گی کیا۔۔۔۔۔؟؟؟؟

نہیں نہ .....!!!!

"....پھر کیوں کر رہے ہو یہ سب

میں جان بوجھ کر نہیں کر رہا. یقین کرو میرا۔۔۔ مجھے نہیں پتا مجھے اس سے محبت کب ہو گئی۔۔۔ "

تم جانتی ہو۔۔۔۔۔ مجھے مضبوط اور بہادر لڑکیاں پسند ہیں۔۔

"مگر میرا دل اس کمزور سی لڑکی کے آگے ہار گیا۔۔۔

اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے۔

سبرینہ جانتی تھی۔۔ وہ ضبط کی آخری حد پر ہے۔۔۔ اس کے سامنے بکھرنا نہیں چاہتا۔۔۔

"آیم سوری۔۔۔ "

مجھے نہیں پتا تھا ان کی فیملی کسٹمز کا۔۔ ورنہ میں تمہیں یہاں ہی منع کر دیتی۔۔ کبھی یہ سب نہ ہونے

"دیتی۔۔ جواب ہوا۔۔ میری ہی غلطی ہے سب۔۔

exponovels

سبرینہ کی آواز بھیگی ہوئی تھی

"سمیع۔۔۔۔"

اس نے کچھ اور کہنے کو لب وا کیے۔۔۔ کہ سمیع نے اس کی بات کاٹ دی

..... تمہیں پتا ہے.... سبرینا میں نے اسے اتنی بار اس گھر میں دیکھا ہے "

.....اپنے ساتھ ڈائننگ پر بیٹھے

کبھی گاڑی تو کبھی

....اپنے کمرے میں

" کبھی گازیبو میں اپنے ساتھ چائے پیتے ہوئے۔۔۔۔

اس نے انگلی سے لان میں کھلنے والی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

....میں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا"

اس کی فیملی مجھے انکار کر سکتی ہے؟؟؟؟

کیا نہیں ہے میرے پاس؟؟؟؟؟

بنگلہ۔۔

گاڑی۔۔۔

exponovels

بہترین یونیورسٹی کی ڈگری۔۔۔

اچھی شکل وصورت۔۔۔

انٹرنیشنل لیول تک پھیلا ہوا بزنس۔۔۔۔۔

میں نے سوچا ہی نہیں سبرینہ۔۔۔۔

میں نے کیوں نہ سوچا؟؟؟؟؟؟

کیوں!!!۔۔۔

بولتے ہوئے اس کے لب کپکپانے لگے۔۔۔آنکھوں میں نمی ابھری۔۔۔۔

اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچے۔

سبرینہ کی آنکھوں میں کرچیاں چبھنے لگیں۔۔۔آنسو اس کے گال دھونے لگے۔۔۔۔

اس نے آنسوؤں کو بہنے سے نہ روکا۔۔۔ وہ مرد نہیں تھی۔۔

اس سے زیادہ ضبط نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ ایک لڑکی تھی۔۔

جس کو رو دینے کی آزادی ہوتی ہے

پہلے اریبہ اور اب سمیع

exponovels

وہ ان دونوں کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔

سمیع نے اس کے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے ہٹائے۔۔۔۔

"مجھے سونا ہے اب....."

وہ حیران نہیں ہوئی.......

حیران ہونا اب اس نے چھوڑ دیا تھا.......اس کی حالت سمجھتے ہوئے

وہ اٹھی۔۔ کرسی واپس جگہ پہ رکھی۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کو چڑانے کے لیے ایک دو گھنٹے مزید اس کے کمرے میں بیٹھتی

یا بہت زیادہ بے عزتی محسوس ہوتی تو دو چار کشن کھینچ کے مارتی

پھر پیر پٹخ کر غصے سے واک آؤٹ کر جاتی۔۔۔۔۔۔

وقت، وقت کی بات ہے۔۔

بلکہ ساری بات وقت کی ہی تو ہے

اور وقت پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی اس نے اس کو یوں اپنے کمرے سے جانے کا نہیں کہا تھا۔۔۔۔۔

پہلے کبھی۔۔۔۔۔۔

exponovels

آہ!!!۔۔

پہلے کبھی اس سے بات کرنے کی اجازت بھی تو نہیں لینی پڑی تھی۔

پہلے کبھی رات کے آٹھ بجے وہ سونے کے لئے بھی نہیں لیٹا تھا۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی اس نے دو دن مسلسل اپنے کمرے میں بھی نہیں گزارے تھے۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی

ہاں۔۔۔۔۔۔

پہلے کبھی اس نے محبت بھی تو نہ کی تھی۔۔۔۔ پہلے کبھی دل بھی تو نہ ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔۔

سبرینہ دکھ سے سوچتے ہوئے جانے لگی۔۔۔۔ دروازے پر جا کر ایک نگاہ اس پر ڈالی جو لحاف سینے تک تانے خلا میں گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے کسی غیر مرئی نکتے پر غور کر رہا ہو۔۔۔۔۔

سبرینہ نے لائٹ آف کر دی۔۔۔۔ کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔ وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

جہاں بیڈ پہ گرنے سے انداز میں بیٹھی۔۔

دونوں ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

exponovels

پھر اٹھی، واش روم سے وضو کر کے دو نفل حاجت کے پڑھے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یا اللہ !!!!میں نے آپ سے آخری بار اپنے لئے علی کی محبت مانگی تھی۔۔ "

ایک قطرہ اس کی شہادت کی انگلی پہ گرا۔

مگر وہ مجھے نہیں مل سکا۔۔۔۔میں نے آپ سے کوئی شکوہ نہیں کیا۔۔۔۔

پھر وہ ہمیشہ کے لیے ہم سب کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

مجھے لگا میرے جسم کا ایک حصہ کٹ گیا ہے۔۔۔اس کی ہچکی بندھی

" میں نے اس پر بھی صبر کر لیا۔۔۔ "

اس کے بعد ابا نے جہاں رشتہ طے کیا۔میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔

آپ نے جو بھی دیا میں نے اس پر شکر ادا کیا۔۔۔

آج میں آپ کے پاس اپنے دوست کے لئے کچھ لینے آئی ہوں۔

یارب آپ تو قادر ہیں۔۔۔۔آپ کے لیے تو کچھ بھی ناممکن نہیں۔۔۔۔۔

آپ میرے بھائی جیسے کزن کو اس کی خوشی عطا کر دیں۔۔۔

اس کی محبت کو اس کا محرم بنا دیں۔۔۔۔

exponovels

آنسو اب اک قطار کی صورت تھوڑی سے نیچے گرنے لگے

یا اللہ پلیز میں اسے اس حال میں نہیں دیکھ پا رہی۔۔۔۔۔۔

"پلیز اس پر رحم کریں۔۔۔۔۔۔

رو رو کر اس کا گلا بیٹھ گیا۔

سر چکرانے لگا۔

درود پڑھ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا تو دل یکدم سکون میں آگیا۔۔

پھر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

جو خدا رات کے بعد صبح لاتا ہے،،، جو گرم کے بعد سرد عطا کرتا ہے،،،، بیشک وہی خدا پریشانی کے بعد خوشیاں بھی دیتا ہے اور بے سکون دلوں کو اپنے ذکر سے سکون بھی مہیا کرتا ہے۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

".....ماموں مجھے آپ کا ڈرائیور اور گاڑی چاہیے کچھ گھنٹوں کے لیے

اگلی صبح ناشتے کی میز پر سبرینہ نے اپنے ماموں سے کہا۔۔۔۔۔۔

"خیریت۔۔۔۔۔۔۔کہیں جانا ہے۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

".....جی.....بس کچھ شاپنگ کرنی تھی"

exponovels

"تو تم سمیع کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رکے۔

نہیں ماموں مجھے کچھ دیر ہو سکتی ہے۔وہ بچارہ کہاں میرے ساتھ خوار ہو گا۔۔۔۔ آپ ڈرائیور کو بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔"

اس نے ان کی مشکل آسان کر دی

"......ٹھیک ہے"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر آفس کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆

سمیع کے گھر والے تو نا امید ہو گئے تھے۔۔

مگر سبرینہ نے امید نہ چھوڑی۔

وہ اریجہ کی کیفیت سے بھی واقف تھی اور آنٹی کی پریشانی سے بھی۔۔۔

ادھر سمیع کی حالت پہ بھی دل کٹتا تھا

اریجہ نے سب سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔اسے مورلی کسی سہارے کی ضرورت تھی۔۔

اور ان حالات میں سمیع سے بہتر کوئی سہارا نہ تھا۔

exponovels

اس نے سوچ لیا وہ ہر صورت اریبجہ کی والدہ کو منا کر ہی رہے گی۔

☆ ☆ ☆

شام چار بجے ڈرائیور کو کال کر کے بلا لیا۔۔۔۔

وہ جانے سے پہلے ایک بار اریبجہ کی امی سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

آنٹی اس سے بہت پر تپاک طریقے سے ملی تھیں مگر شرمندہ تھیں۔۔۔۔۔۔

اس نے آنٹی کو سمیع کی حالت کے بارے میں بتایا جسے سن کر وہ مزید شرمندہ ہوئیں۔۔۔۔

"بیٹا میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ اسے امید دلا کر پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔"

آنٹی ایسے تو مت کہیں......بیویاں شوہر سے اپنی ہر بات منوا سکتی ہیں......بس منوانے کا طریقہ آنا چاہیے......"

وہ کچھ رازدانہ انداز میں کہتی مسکرا کر انہیں کچھ سمجھانے لگی۔۔۔۔

اور پھر جانے کے لیے اٹھ گئی۔۔

پیچھے نفیسہ خاتون اس کی بات پر غور کرتی رہیں۔۔۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے انہیں سوچ کا اک نیا سرا تھما گئی تھی

exponovels

"آج پھر سبرینہ آئی تھی۔'

ٹی وی لاؤنج میں اس وقت اربیحہ کے والدین کے علاوہ اس کا بھائی بھی موجود تھا جب اس کی امی نے یہ ذکر چھیڑا۔

جب انہیں انکار کر دیا ہے تو وہ کیوں بار بار آ رہی ہے؟؟؟؟؟؟"

"انہیں کہہ دو ہم ذات برادری کے باہر رشتے نہیں کرتے.

بولنے والے اربیحہ کے والد ارشاد صاحب تھے۔

ان کی بات سن کر اس کے بھائی کی آنکھوں میں غم ہلکورے لینے لگا۔۔۔

یہی وہ چیز تھی جس نے اسے اس کی محبت سے دور کر دیا تھا

وہ سبرینہ کو بہت چاہتا تھا۔ مگر وہ ان کی ذات برادری کی نہیں تھی۔۔۔

اسے علم تھا ابا کبھی نہیں مانیں گے

کسی کو بھی بتائے بغیر

اس نے چپکے سے اپنی محبت کو دل میں ہی دفن کر دیا۔۔

گو کہ اب وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش اور مطمئن تھا۔۔بس کچھ دنوں کی بات تھی۔ اللہ تعالی ان کے آنگن میں پھول کھلانے والا تھا۔۔

exponovels

سمیع اسے بھی برا نہیں لگا تھا۔وہ ایک بار ہی اس سے ملا تھا۔۔ ہسپتال میں۔

جس طرح اس نے مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیا تھا

وہ اس کے کردار کا قائل ہو گیا تھا۔

اسے پھر ماں کی آواز سنائی دی

میں نے کبھی آپ سے اپنے لیے کچھ مانگا ہے.....؟؟؟؟؟؟"

ارشاد صاحب نے نا سمجھی سے انکو دیکھا۔۔

نہیں نا۔۔۔۔۔

آپ نے جو کھلایا۔جو پہنایا۔۔ کیا اس پر کبھی شکوہ کیا۔۔۔؟؟؟؟

"جہاں رکھا۔۔جس شہر میں، جس گھر میں۔۔۔وہاں نہیں رہی کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

ارشاد صاحب نے سر اثبات میں ہلایا۔

دیکھئے.....ارشاد صاحب! میں نے آج تک آپ کی کسی بات سے انکار نہیں کیا

نہ ہی کسی بات کو ٹالا ہے لیکن۔۔۔

آج میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اپنی بیٹی کی خوشیوں کی بھیک مانگتی ہوں۔۔۔۔

"پلیز میری بات مان لیجئے۔۔۔۔۔۔

exponovels

نفیسہ بیگم کی آنکھیں جھلملا گئی۔۔۔۔۔

کیسے مان لوں؟؟؟؟؟"

اگر کچھ برا ہو گیا تو؟؟

وہ میری بھی بیٹی ہے..... نو ماہ میں نے اسے پیٹ میں رکھا ہے..... 20 سال اس کو پالا ہے۔"

"میں کیسے اس کا برا سوچ سکتی ہوں؟؟؟؟؟

"مگر خاندان۔۔۔۔۔۔۔خاندان والے کتنی باتیں کریں گے۔۔۔۔"

!!! ...... آپ کو خاندان والوں کی فکر ہے اپنی بچی کی نہیں۔"

پلیز ارشاد۔۔۔۔ سمیع بہت اچھا ہے۔۔

"وہ بہت خوش رکھے گا ہماری بیٹی کو۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ خوش رکھے گا؟؟؟"

"کیونکہ میں نے اس کی آنکھوں میں اریحہ کے لیے بے پناہ محبت دیکھی ہے۔"

اور ویسے بھی خاندان والوں نے کیا دیا ہے ہمیں.......؟؟ "

جتنے ماں باپ اپنے بیٹوں کے لئے اریحہ کا رشتہ چاہتے تھے

اس حادثے کے بعد سب پیچھے ہو گئے۔۔۔۔۔ کسی نے ہماری بیٹی کا دکھ نہیں بانٹا۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

کافی دیر مسلسل کوششوں، دلائیل اور یقین دہانیوں بعد ارشاد صاحب مان گئے۔۔۔

لیکن ڈائریکٹ شادی کرنے سے گریزاں تھے۔۔۔

۔وہ فی الحال صرف منگنی کرنا چاہتے تھے۔۔

سمیع اور اس کے خاندان والوں کو جانچنا چاہتے تھے۔

۔۔۔۔۔اب صرف اربیجہ کو منانا باقی تھا۔۔۔۔۔

نفیسہ نے فون کرکے سبرینہ کو یہ خبر سنای مگر اس نے سمیع کو تب تک نہ بتانے کا فیصلہ مناسب سمجھا جب تک آنٹی اربیجہ سے بات نہ کرلیں

وہ اسکو پھر سے امید دلا کر بکھرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی تھی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انھی دنوں اللہ نے اربیجہ کی بھابھی کو چاند سا بیٹا عطا کیا۔۔۔۔۔

نفیسہ تو اپنی بہو اور پوتے میں اتنا مصروف ہوئیں کہ اربیجہ سے بات بھی نہ کر سکیں۔۔۔۔۔

ان کی بہو نے ان کا اور ان کے گھر والوں کا مشکل وقت میں بہت خیال رکھا تھا۔۔۔۔۔

ان سب کو جوڑ کرر کھا تھا۔۔۔ سسرال کو جوڑ کہ رکھنے والی بہو اللہ کا انعام ہوتی ہے۔۔

اب وقت تھا اس کا خیال رکھنے کا۔۔۔۔

exponovels

نفیسہ ہسپتال سے اپنی بہو اور پوتے کو سیدھا گھر لے آئی تھی

حالانکہ بہو کے والدین اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

بھتیجے کو دیکھ کر اریجہ میں بہت مثبت تبدیلی آئی۔۔۔۔۔

وہ زندگی کی طرف لوٹنے لگی تھی۔۔۔۔ سارا دن اس ننھی جان کو اپنے بازوؤں میں جھلاتی۔۔۔۔۔

اس کے کپڑے بدلتی۔۔۔۔ فیڈر بناتی۔۔۔۔

حتیٰ کے اسے سلانے کا فریضہ بھی اپنے سر لے لیا۔۔۔۔۔۔

نفیسہ کے لیے یہ بہت خوش آئند بات تھی۔۔۔

"۔۔۔۔۔بیٹا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

ریحان کا پیمپر بدل کر فیڈ کے لیے اسے بھابی کو دے کر آئی تو اس کی ماں نے اسے جا لیا۔

"۔۔۔۔۔میں تمہاری شادی کرنا چاہتی ہوں"

"امی میں آپ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

" مجھے کہیں نہیں جانا "

۔۔۔۔۔۔مگر میں تمہیں اپنی زندگی میں اپنے گھر کا ہوتا دیکھنا چاہتی ہوں"

وہ انکار کرنے والی ہی تھی کہ نفیسہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔۔

exponovels

"مجھے بس یہ ایک خوشی دے دو......پھر کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔۔۔۔۔ "

ماں کو تڑپتا دیکھ کر وہ نہ رہ سکی اور گھٹنے ٹیک دیئے۔۔۔۔۔۔

٭٭٭

منگنی کے نام پر سمیع کے گھر کے لاونج میں ہی چھوٹا سا فنکشن رکھا گیا۔۔

سمیع کی والدہ نے اریجہ کو انگوٹھی پہنادی۔

منگنی کے بعد اریجہ نے اپنے ہونے والے شوہر سے کوئی رابطہ نہ کیا۔۔

اور نہ ہی دوسری طرف سے کوئی مطالبہ کیا گیا۔۔۔

اس طرح دونوں طرف مکمل خاموشی سے وقت گزرنے لگا

سمیع نے یہ سارا وقت بے یقینی میں گزارا تھا۔۔اس کے دل میں اسکو کھو دینے کا خوف بیٹھ گیا تھا

چھ ماہ بعد سمیع کے والدین کے اصرار پر شادی طے پا گئ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھر وہ دن بھی آ گیا۔۔۔۔۔جب وہ اپنی محبت کا ثبوت دینے دھوم دھام سے بارات لے کر ان کے

دروازے پر آ گیا

سمیع کی بہن کی نسبت

exponovels

سبرینہ ہر رسم ،ہر کام میں آگے آگے تھی۔

زندگی میں اتنی خوش وہ پہلے کبھی نہیں ہوئ تھی

وشی اگر لفظوں میں بیان کی جاسکتی تو وہ کئ دیوان لکھ دیتی۔

دوسری طرف

اریبہ سمیع کے نام کی مہندی لگائے پھولوں کی طرح مہک رہی تھی۔

رخصتی کے

تھوڑی دیر بعد سمیع کی بہن بہت ساری رسموں اور فوٹو شوٹ کے بعد اسکو کمرے میں بٹھا کے گئ تھی

دل میں ہزاروں وسوسے لے کر جب وہ اس کی سیج پر بیٹھی تو دل بہت زور سے دھڑکا۔۔۔۔

اس کا اپنا خاندان تو روایتوں اور ذات برادری میں جکڑا ہوا تھا۔۔

جانے یہ لوگ کیسے تھے۔۔؟؟؟؟؟

لیکن سبرینہ نے ان کی بہت تعریف کرتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں غلطاں بیڈ سے اٹھ کہ ڈریسنگ کے سامنے آئی اور آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی

اس کا برائیڈل ڈریس بھائی بھابھی نے پسند کیا تھا۔۔

exponovels

ریڈ اور گولڈن کا میبنیشن میں بہت خوبصورت لہنگا اور اس پہ گھٹنوں تک آتی شرٹ، سلیقے سے سیٹ ہوا

دوپٹہ۔۔

نازک جیولری اور بے حد نفاست سے کیا میک اپ۔۔وہ خود کو دیکھ کہ دنگ رہ گئی

دروازے پر ہونے والی دستک پہ اس نے اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

سمیع مبہوت سا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب آ کر رکا۔۔

اریجہ کے ہاتھوں میں پسینہ آ رہا تھا۔۔۔۔ چہرے کا رنگ بھی اڑا ہوا تھا۔۔۔

سمیع اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا۔۔

آئینے میں دیکھا۔۔

دونوں کا عکس۔۔۔اب مکمل تھا۔۔

اس سے کرنے کے لئے بہت سی باتیں اور بہت سے لفظ ترتیب دیے تھے مگر اس کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر

وہ خاموش رہ گیا۔

"تم چینج کر لو اور سو جاؤ۔۔۔ "

اس کی بات پر وہ جی بھر کر حیران ہوئی اور نظر اٹھا کہ اس کی طرف دیکھنے لگی

جواب میں اس نے صرف ایک آسودہ سی مسکراہٹ سے اسے نوازا۔۔

"آؤ میں تمہیں وارڈروب لے جاؤں۔۔۔۔۔ "

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

نہیں۔۔"

"....نہیں میں۔۔دیکھ لیتی ہوں

وہ اپنا سرخ و سنہری لہنگا دونوں ہاتھوں سے اٹھاتی واش روم کی طرف بڑھ گئی تو وہ ایسے ہی کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

آج سب کچھ خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

جب وہ باہر نکلی تو وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو اس کے چہرے پر پھر سے ہوائیاں اڑنے لگیں۔

ریلیکس اریبہ میں تمہارا دوست ہوں۔۔۔"

گھبراؤ نہیں۔ تم مجھ سے کوئی بھی بات شئیر کر سکتی ہو۔۔

چاہے وہ اس گھر کی ہو یا پھر اس گھر کی۔۔۔۔۔

"بلا جھجکے مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔۔

" اور یہ تمہارا رونمائی کا تحفہ "

exponovels

اس نے ایک سرخ مخملی کیس اس کی طرف بڑھائی

گولڈن شیر وانی میں متانت سے بولتا اپنی کلر سمائیل کے ساتھ وہ بہت وجیہ لگ رہا تھا۔

اس کی بات پر ابیہا کے آنکھوں میں نمی آٹھری۔۔۔وہ اس کی آنکھوں کی نمی اپنے ہاتھوں سے صاف کرنا چاہتا تھا

لیکن پھر کچھ سوچ کر رک گیا۔۔۔

پہلے اس کو اپنی ذات کا اعتماد دینا لازم تھا اربیحہ نے وہ جیولری کیس تھام لیا

اس میں وائیٹ گولڈ کا بہت نفیس نیکلس تھا

پھر سمیع خود بھی ڈریس چینج کرنے چلا گیا۔

چینج کرنے کے بعد وہ بیڈ کے ایک طرف لیٹ گیا

اربیحہ ممنون سی بیڈ کی دوسری طرف آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

پورے کمرے میں پھولوں کی خوشبو رچی ہوئی تھی۔اس ماحول میں وہ خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی

اور پھر جانے کب نیند نے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

سمیع کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ اس کے پاس تھی۔۔اس کے نام لکھ دی گئی تھی۔اور وہ دونوں ایک چھت کے نیچے تھے

***

یہ شادی کے بعد ان کی پہلی صبح تھی۔۔

ہر دن کے جیسی۔۔۔عام سی صبح

اریجہ کے دل میں کوئی ارمان، کوئی ہلچل نہیں تھی

سمیع چینج کرنے واشروم گیا تو وہ بے دلی سے تیار ہونے لگی۔۔

تھوڑی دیر بعد سبرینہ کا چہرہ دروازے کے فریم میں نمودار ہوا

وہ آتے ہی اریجہ کے گلے لگ گئ

"کیا حال چال ہیں بھابھی جی"

وہ بھابھی کو کھینچ کے لمبا کرتے بولی

اور کیا منہ دکھائی دی سمیع نے؟؟

سبرینہ حد سے زیادہ خوش نظر آرہی تھی

جواب میں اریجہ مسکرائی بھی نہیں اور منہ موڑ لیا

"اوہو۔۔۔۔شرما رہی ہے میری دوست۔"

منہ دکھائی کی بات بیچ میں ہی رہ گئ

exponovels

"پر اب تم میری دوست نہیں بھابھی بن گئ ہو "

!!کیوں سمیع۔۔

وہ ابھی واشروم سے باہر نکلا تھا اور اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا جب سبرینہ نے اسے بھی اپنی بات کے بیچ گھسیٹا

" جی بالکل۔۔اور تم روایتی نندوں کی طرح مجھ سے اپنی بھابھی کی شکایتیں کرنا "

وہ بھی جواباچہکا

"سوچ ہے تمہاری۔ایسا کبھی نہیں ہو گا "

اس نے پیار سے اربیحہ کے کندھے پر بازو پھیلائے

جسے اربیحہ نے زور سے جھٹکا

" مجھے بھوک لگ رہی ہے "

یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئ

سبرینہ نے خفت سے سمیع کو دیکھا جس پر وہ کندھے اچکا کہ رہ گیا

***

ناشتے کی میز پر بھی وہ خاموش ہی رہی۔۔البتہ سمیع اپنے بہن بھائی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں مصروف رہا۔وہ بالکل نارمل لگتا تھا

آنٹی انکل اس سے اس کی روٹین وغیرہ پوچھتے رہے

یہاں سبرینہ کوئی بات کرتی تو اسکا جواب بھی دے دیتی۔۔شاید سب کی موجودگی کا احساس تھا۔۔

مگر باقی سارا وقت اس کا رویہ اس سے بہت لیا دیا تھا

*

آج سبرینہ کی واپسی تھی

سمیع اریبہ کو اسکی امی سے ملوا کر واپس آیا تو وہ اور روحیل زمین پر آلتی پالتی مار کہ لڈو کھیلتے نظر آئے

"آجاو اریبہ تم اور میں گرلز ٹیم"

" سمیع اور روحیل بوائز ٹیم "

"آج گرلز پاور کا پتا چل جائے گا ان کو "

سمیع صوفے سے اٹھ کہ زمین پر ان کے پاس جا بیٹھا

اور اریبہ کو بھی اشارے سے آنے کا کیا

"مجھے نہیں یہ گیم پسند۔۔ "

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئ

سبرینہ نے دکھ سے اپنی اس دوست کو جاتے دیکھا جس کو کالج میں سب لڈو چیمپ کہتے تھے

جو ایگزامز میں بھی لڈو کے لیے وقت نکال لیتی تھی

سمیع کو اریبہ کا سبرینہ کے ساتھ یہ کھنچا کھنچا رویہ دیکھ کر بہت افسوس ہوا

مگر وہ پر امید تھا جس دن ان دونوں کا رشتہ بحال ہو گا۔۔یہ ناراضگی بھی ختم ہو جائے گی۔

اور اسی نارضگی میں ہی سبرینہ کی واپسی بھی ہو گئ مگر اریبہ کے رویے میں اس کے لیے کوئی لچک نہ آئ

***

زندگی میں کچھ مقام ایسے آتے ہیں جب انسان دماغ کے بجائے دل سے سوچنے لگتا ہے اور وہ دل کی خواہشات پر ایسے چل پڑتا ہے جیسے کسی مقناطیسی قوت کے زیر اثر ہو۔۔۔۔۔۔۔ سمیع پر بھی کچھ ایسا ہی وقت تھا

گزرتے وقت کے ساتھ اریبہ کو محسوس ہوا۔۔ سمیع بہت اچھا شوہر ثابت ہوا تھا لیکن جانے وہ بھی ایک اچھی بیوی ثابت ہو گی یا نہیں۔۔۔۔۔۔یہ بات سوچ کے وہ ڈر جاتی تھی۔

جانتی تھی کہ ابھی بھی اس کی ذہنی حالت بدتر ہے۔۔۔

وہ عام دنوں سا ایک دن تھا۔

exponovels

شام کے 5 بج رہے تھے۔ سمیع گھر آنے والا تھا۔۔

وہ کچن میں کھڑی اس کے لیے اس کا فیورٹ پاستہ بنا رہی تھی۔۔۔ جب اس کا دیور روحیل کچن میں آکر

اس سے باتیں کرنے لگا۔۔۔

"کیا بنا رہی ہیں بھابی؟؟؟؟؟ "

".سمیع کے لیے پاستا بنا رہی ہوں"

ارے آپ ان کے لیے سوپ ہی بنا لیں۔۔ "

بلکہ میں تو کہتا ہوں وہ بھی چھوڑیں۔ان کے ساتھ جا کر بیٹھیں۔۔۔۔ موصوف کمرے میں لیٹے ہوئے

ہیں۔۔۔"

"آپ کے کمرے میں پہنچا کر آیا ہوں۔۔۔ "

"نہیں وہ تو آفس ہیں.... آنے والے ہوں گے"

آ چکے ہیں۔اس نے چکے پر زور دیا۔۔

اریجہ کو حیرت ہوئی۔۔

اس نے روحیل کی گاڑی کا ہارن سنا تھا مگر سمیع کی گاڑی کا نہیں سنا

ان کی گاڑی ورک شاپ پہ ہے۔وہ میرے ساتھ آئے ہیں۔۔وہ اس کی حیرانی بھانپ گیا

exponovels

دراصل بھائی کا آفس سے آتے ہوئے چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔ کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"

"واٹ؟؟؟؟تم تب سے اب بتا رہے ہو مجھے۔۔۔۔۔'

اریجہ کو شدید برا لگا۔

"بھائی نے ہی کہا تھا۔۔پہلے ہلکی پھلکی گپ شپ کرنا۔تمہاری بھابھی دل کی بہت نازک ہیں۔۔۔ "

وہ مزے سے کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

اس کے ایگزیم ہونے والے تھے۔۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اسٹڈی کر رہا تھا جب سمیع نے اسے فون (کر کے ہوسپٹل آنے کا کہا۔)

وہ چولہا بند کرتی کمرے میں آئی تو سامنے بیڈ پر سمیع آنکھوں پہ کشن رکھے لیٹا نظر آیا۔

پاؤں پر بینڈیج تھی۔۔۔۔اس نے آگے بڑھ کر کشن ہٹایا۔

"......آپ۔۔۔کا ایکسیڈنٹ.......یہ۔۔۔۔کیسے۔۔کیا ہوا "

الفاظ بے ربط تھے۔۔۔

دل سکڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

سمیع کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ مشکل سے ضبط کر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی تکلیف دیکھ کر اریجہ بے اختیار چپ ہو گئی۔

"!ریلیکس بیا۔۔۔ڈاکٹر نے میڈیسن دے دی ہے۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔ڈونٹ وری"

وہ ہلکا سا مسکرایا تو درد سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

اریجہ نا سمجھی کی کیفیت میں سر ہلا کر رہ گئی

"میں آپ کے لیے سوپ بنا کر لاتی ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے وہ جلدی سے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

باہر کمرے کی دیوار کے ساتھ لگ کر بے تحاشا اور بے آواز رو دی۔۔۔

اگرچہ ان کے درمیان کوئی تعلق نہیں بن پایا تھا

مگر ان کے درمیان نکاح کا رشتہ تو موجود تھانا۔۔۔

وہ جو تمام رشتوں پہ بھاری ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آٹھ دن کے ریسٹ اور مکمل توجہ کے بعد

وہ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا لیکن کاشف صاحب ابھی بھی اسے مکمل طور پر آرام کی تاکید کر رہے تھے۔

exponovels

وہ ہر طرح سے اس کا خیال رکھتی تھی مگر پاس جانے سے گریزاں تھی۔۔۔۔۔۔

دل میں وہ اس سے شرمندہ بھی تھی۔۔

یار بور ہو گیا ہوں میں بیڈ پے لیٹ لیٹ کر۔۔۔۔۔"

" کبھی میرے پاس بھی بیٹھ جایا کرو۔

سمیع نے حد درجہ معصومیت سے کہا تو وہ مسکرا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں سوچ رہا ہوں آفس جوائن کر لوں۔۔۔ پر پاپا کہہ رہے ہیں کہ تم آرام کرو بس۔۔۔۔۔"

تمہارے بغیر بھی آفس بہت اچھا چل رہا ہے۔

وہ بات کرتے کرتے ہنسا

"ٹھیک کہتے ہیں..... آپ ابھی مکمل آرام کریں۔"

کر تو لوں مگر۔۔۔

"... ایک شرط ہے"

اس کی آنکھوں میں شرارت تھی

"جی کیا؟؟؟"

"آج کہیں باہر چلیں آؤٹنگ پر۔۔۔۔۔"

exponovels

وہ رک کہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

زندگی سے اپنے حصے کی چھوٹی سی خوشی لینا چاہتا تھا۔

اریجہ کی نظریں کارپٹ پہ ٹھر گئیں

....اٹس اوکے"

اگر گھر میں کوئی کام ہے تو۔۔۔

"پھر کبھی چلے جائیں گے۔۔۔

وہ اس کے جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر خود ہی اس کو نہ جانے کا بہانہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں میں فری ہوں۔۔۔۔"

"آپ چینج کرلیں۔تب تک میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔

سفید چکن کی شارٹ شرٹ کے ساتھ گھیر دار شلوار اور اس پہ سرخ چنزی کا دوپٹہ اوڑھے پیروں میں کولا پوری چپل پہنے

وہ اب اپنی دودھیا کلائیوں میں سرخ کانچ کی چوڑیاں ڈالنے لگی

ہلکا سا میک اپ کیا اور گولڈن براؤن بال اپنی کمر پر کھلے ہی چھوڑ دیئے۔

سمیع چینج کر کے واشروم سے باہر آیا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔

exponovels

".ماشاءاللہ....اللہ تمہیں نظر بد سے بچائے

اس نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری۔

"کتنی پیاری لگ رہی ہو......تیار کیوں نہیں ہوتی تم؟"

"اس دن بھی تو تیار ہوئی تھی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی ادھوری بات سن کر سمیع نے ضبط سے لب بھینچ لئے۔

("میرا بھی تو اسی دن تمہارے پر دل آیا تھا۔۔۔")

سمیع نے سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لیا

اس وقت وہ چاندی کا مجسمہ لگتی تھی

اس کا حسن آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا تھا۔۔۔۔۔۔مگر یہ حسن نہیں تھا۔۔۔

یہ کچھ اور تھا جو سمیع کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔۔۔

شاید

اس کی معصومیت یا پھر سادگی۔۔۔۔۔

جسکا تعلق ڈائریکٹ انسان کے دل سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

حسن تو زوال پذیر ہوتا ہے لیکن دل ہمیشہ ایک جیسا رہتا ہے۔۔اسے کبھی بھی زوال نہیں آتا۔۔۔۔

exponovels

اس کا دل چاھا۔۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اس چاندی کی مورت کو چھو لے۔۔۔وہ اس کا محرم تھا۔۔۔۔ چھو سکتا تھا۔۔۔۔

اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا دیا۔۔۔۔

اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیا۔۔۔اریجہ نے اسکا بازو نہیں جھٹکا مگر زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

سمیع نے دو انگلیوں سے مقابل کا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر اٹھایا۔۔۔۔۔

اس کی لرزتی پلکیں سمیع کے دل میں ہلچل مچانے لگیں۔۔۔۔۔

الفاظ ہونٹوں پر دم توڑ گئے۔۔۔۔۔

دونوں طرف مکمل خاموشی تھی

صرف دھڑکنوں کی آواز سنائی دے رہی تھی

اریجہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں۔۔۔وہ کتنے ہی پل اس کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنے لئے بے تحاشہ محبت دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔

!! اگر تم

دیکھ لیتے

میری آنکھوں میں،،

exponovels

مجسم

عکس اپنا

تمہیں !!

میری محبت سے،،

بلا کا

عشق ہو جاتا !!

اریبہ کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔چہرہ اس کی قربت سے دہکنے لگا

سمیع نے بے اختیار ہو کر اس کو گلے لگایا۔

اریبہ نے اس پر بھی کوئی مزاحمت نہ کی۔

کچھ لمحوں کی بے خودی کے بعد جب سمیع نے اسے خود سے جدا کیا تو اسے لگا جیسے وہ نم آنکھیں جھکائے کھڑی تھی

یہ دیکھ کر سمیع کو خود کی بے خودی پر غصہ آنے لگا۔۔

کیوں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ زبردستی کر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟؟

خوش رہو اریبہ۔۔۔۔۔۔بہت خوش رہو۔۔۔۔"

exponovels

"تمہیں وہ سب کچھ مل جائے جو تم چاہتی ہو۔۔۔

وہ اس کو دعا دیتا جلدی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

وہ حق دق اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔وہ اسے پل بھر میں خود سے بہت دور جاتا دکھائی دیا۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھ کہ سٹیرنگ پر سر رکھے اپنی بے اختیاری پہ خود کو کوسنے لگا

*

......لڑکیاں تتلی کی مانند ہوتی ہیں

تتلی۔۔

!!دیکھنے میں خوبصورت۔۔

!!رنگوں سے بھرپور۔۔۔۔

!!چھونے میں نازک۔۔

!!پکڑنے میں مشکل۔۔

مگر اپنی تمام تر خوبصورتی اور نزاکت کے باوجود

تتلیوں کے دل کتنے سخت ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

نرم نرم پھولوں سے ان کا رس نچوڑ کر ان کو بے جان کر دیتی ہیں۔

exponovels

وہ بھی اس کی محبت میں بے جان ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے سنا تھا

بیوی پیڑ پہ لگی ٹہنی کی مانند ہوتی ہے۔۔نرمی سے جدھر موڑو، مڑ جاتی ہے۔۔

مگر کچھ ٹہنیاں مڑتی نہیں اگر انہیں سختی سے موڑا جائے تو وہ مڑنے کی بجائے ٹوٹ جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بھی اس کے معاملے میں بہت نرمی اختیار کی تھی لیکن وہ جھکی نہیں۔۔۔

اب وہ تھکنے لگا تھا۔

٭٭

اربیحہ نے بہت کوشش کی کہ وہ بھی اس سے محبت کرے۔۔۔اس کو خوشیاں دے مگر جب جب سمیع کو اس کے ساتھ کی ضرورت تھی اس نے اس کو انہیں مخصوص لمحوں میں تنہا چھوڑا تھا۔

اس کے برعکس اربیحہ کا رویہ سمیع کے گھر والوں سے بہت نارمل تھا۔۔

وہ لوگ بہت زیادہ ماڈرن نہیں تھے۔۔۔مگر تعلیم یافتہ تھے۔

عورت ہو یا مرد،، جاب کی پابندی نہیں تھی۔

سمیع کی والدہ گاؤں میں ایک سکول کی پرنسپل تھیں، اور بہت شفیق خاتون تھیں۔

اس لئے اکثر وہ دن میں گھر میں اکیلی ہوتی تھی۔

exponovels

سمیع کی والدہ چاہتی تھیں کہ ان کے بھانجی سمیع کی دلھن بن کر آئے مگر جب سمیع نے اپنی پسند کا بتایا تو انہوں نے اس پر کوئی زبردستی نہ کی۔۔

اریبہ کے ساتھ ان کا رویہ اچھا تھا اور وہ اریبہ کے ماضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھیں اور نہ ہی جاننا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آج سمیع بھی گھر پر تھا۔۔۔

اسٹڈی میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں اس کے کپڑے سیٹ کر رہی تھی۔۔

کپڑے سیٹ کر کے

وہ وارڈروب سے باہر آئی۔ تو روحیل اس کی ڈریسنگ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا۔

وہ اک دم آگے بڑھ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کے عین وسط میں لے آیا۔

اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا

......اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ چمک نظر آرہی تھی

اریبہ کی آنکھوں میں خوف در آیا۔۔ وہ اک دم حرکت میں آئی

exponovels

اس کو زور سے دھکا دے کر راستے سے ہٹایا اور ننگے پاوں سٹڈی کی طرف بھاگی

آخری سیڑھی پہ دوپٹہ اس کے پاؤں سے لپٹا

وہ منہ کے بل زمین پہ گری۔۔

پاوں میں موچ آئی۔۔

ناخن سے خون بہنے لگا

تکلیف کی اک لہر اٹھی

مگر وہ ہر تکلیف بھلائے پھر سے اٹھ کہ بھاگنے لگی۔۔

دوپٹہ وہیں گرا رہا

اس کو بس اپنا آپ بچانا تھا کسی بھی صورت۔۔

لڑکی کے لیے عزت ہمیشہ جان سے قیمتی ہوتی ہے۔۔

بھابھی رکیں پلیز۔۔

!!بھابھی میری بات سنیں۔۔

اس کو اپنے پیچھے روحیل کی آواز سنائی دی

وہ پوری قوت سے اسٹڈی کی طرف بھاگی

exponovels

بلا دستک دروازہ کھولا تو سمیع اس کی حالت دیکھ کر یکدم کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

گود میں رکھا فون اور نوٹ بک زمین پر گرے

اریجہ سمیع کے پیچھے چھپنے لگی اور اسکے کندھے کے ساتھ لپٹ کر زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

روحیل بھی اس کے پیچھے ہی داخل ہوا اور سٹڈی کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ننگے پائوں،،، بنا دوپٹے۔۔

اریجہ کی ابتر حالت۔۔۔،،،

اس پہ مزید اس کا رونا،،،،

اور پھر بھاگ کر اس سے لپٹنا

روحیل کا اس کا دوپٹہ لے کر اس کے پیچھے بھاگنا۔۔۔۔۔۔

تو کیا اس کی بیوی اس کے گھر میں،،

اسی کے بھائی کے ہاتھوں ہی۔۔۔؟؟؟

یہ سوچ قیامت تھی

اس کے وجود میں بھانبڑ جلنے لگے

exponovels

اس نے مٹھیاں بھینچیں۔۔

ہاتھوں کی رگیں ابھریں۔۔

جبڑے تن گئے۔۔

آنکھوں سے شرارے پھوٹنے لگے۔۔

روحیل نے بھی چند ثانیوں میں اس کی سوچ پڑھ لی۔۔۔۔۔۔

نہیں سمیع بھائی۔۔۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔ "

میں تو بھابی کو ردا کے بارے میں بتانے گیا تھا۔۔۔۔

کہ بھابھی ماما سے بات کر لیں گیں۔

لیکن بھابی ایسے بھاگتی ہوئی نیچے آئی۔۔۔۔

یہ۔۔یہ دوپٹہ میں نے سیڑھی سے اٹھایا ہے۔۔

"میں بھائی۔۔۔۔۔میں نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔۔

روحیل یکدم حواس باختہ ہو گیا۔۔۔۔۔ایک ہی سانس میں بولتے چلا گیا

۔البتہ اس کی بات سن کر اریبہ کے رونے کی شدت میں کمی آگئی تھی۔۔۔

exponovels

اریبہ کیا ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

سمیع نے اریبہ سے تائید کے لئے پوچھا۔۔۔۔۔

مگر وہ اس کے کندھے سے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھی۔۔۔۔۔۔

سمیع نے جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا۔۔

اریبہ۔۔۔۔۔میں کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔؟؟؟؟

....لہجے میں حد درجہ کر ختگی تھی

وہ گم سم رہ گئی

جواب دو اریبہ۔۔۔۔۔"

"روحیل نے کچھ کہا ہے تم سے؟؟؟؟؟

وہ اس کا بازو جھنجھوڑ کر بولا

ن۔۔۔نہیں......روحیل نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ "

وہ اس کا بازو چھوڑ کر روحیل کی طرف آیا۔جو سر جھکائے کھڑا تھا۔

سمیع نے دوپٹہ اس کے ہاتھ سے لیا

آئی ایم سوری روحیل۔۔۔۔۔ تمہیں جو کچھ بھی ڈسکس کرنا ہو آئندہ مجھ سے کرنا۔۔۔۔۔"

exponovels

وہ جانے کے لیے پلٹا۔۔

!!اور ہاں۔۔

"پلیز اس بات کو اپنے تک ہی رکھنا۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ملتجی لہجے میں بولا۔۔۔

جب کہ روحیل اثبات میں سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

اب کی بار سر جھکانے کی باری اریجہ کی تھی۔۔۔۔

آنسو اس کی آنکھوں سے رواں دواں تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ اس کو لے کر اپنے کمرے میں آ گیا

واٹ یو نیڈ۔۔۔۔۔۔۔اریجہ۔۔۔"

"۔جسٹ ٹیل می واٹ یو نیڈ۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اریجہ کا بازو پکڑتے ہوئے سختی سے کہا۔

آواز پہلے کی برعکس دھیمی تھی۔۔۔۔۔۔

exponovels

دوسری طرف ہنوز خاموش تھی۔۔۔۔

اریبہ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آرہی کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں.....؟؟؟؟

تم کیا کرنا چاہتی ہو آخر اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

وہ اس کے جواب کے انتظار میں خاموش ہوا۔۔

مگر سامنے صرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

"اریبہ۔۔۔۔۔۔"

اب کی بار پکار میں سختی نہ تھی۔

.....میں تمہارا شوہر ہوں"

مجھ سے کہو......ایک چھوٹے سے واقعے کو لے کر تم اپنی زندگی کیسے تباہ کر سکتی ہو...؟؟؟؟؟

.....کیوں اک واقعے کو خود پر حاوی کر لیا ہے....یار

باہر نکلو اس فیز سے۔۔۔۔۔نارمل زندگی کی طرف آؤ۔۔۔۔۔۔۔

وہ سانس لینے کو رکا

"اریبہ میری فیملی تمہاری فیملی سے لبرل ضرور ہے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

اب کی بار اربیحہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔وہ کیا کہنے والا تھا۔

" بے غیرت نہیں ہے "

" رشتوں کی حدود یاد ہیں انکو "

!! تم اگر خوش نہیں ہو یا میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مجھے بتا دو

"میں زبردستی نہیں کروں گا تم پہ۔۔۔ "

" تمہارا ہر فیصلہ میری خوشی سے زیادہ مقدم ہے میرے لیئے"

اربیحہ کے چہرے پر آنسوؤں کے علاوہ شرمندگی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے خفت سے سر مزید جھکا لیا

سمیع کا دل کیا۔۔۔۔وہ اسے اپنی باہوں میں بھینچ لے۔۔۔زمانے کی ہر گرمی اور شدت سے بچا لے

۔۔۔۔

اس کو ہر وسوسے اور اندیشے سے نکال دے۔۔۔۔مگر وہ اسے مضبوط دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اسے کمرے میں چھوڑ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

* *

وہ اس کو اپنی محبت میں بدلنا چاہتا تھا۔۔

exponovels

محبت

"واہ رے محبت!!!!!

تم اتنی اذیت پسند کیوں ہوتی ہو۔۔۔؟؟؟؟؟

مگر۔۔۔!!!

محبت تو کسی کے اصل سے ہوتی ہے نا۔۔۔۔۔ چاہے وہ اصل کچھ بھی ہو کسی کی خاموشی، ڈر، بزدلی، اداسی یا بے نیازی کچھ بھی۔۔۔۔۔

اس اصل کی بنیاد پر ہی تو ہم اس شخص کی قربت کی خواہش کرتے ہیں۔

جب اسے پالیتے ہیں تو اسے بدلنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟؟؟

کیا ہماری محبت ختم ہو جاتی ہے؟؟؟؟

یا وہ ہماری محبت کی انتہا ہی ہوتی ہے کہ ہم اس شخص کو اپنی پسند کے مطابق ڈھال کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس شخص کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں امی کی طرف جانا چاہتی ہوں....."اگلی صبح وہ آفس جانے کے لیے ڈریسنگ کے سامنے تیار ہو رہا" تھا۔

exponovels

اس کی بات سن کر ایڑیوں پر گھوما۔۔۔۔

ایک خیال بجلی کی طرح اس کے ذہن میں کوندہ۔۔۔۔کہیں وہ اس سے علیحدگی۔۔۔۔۔۔

اس سے آگے اس کا ذہن ماؤف ہو گیا۔

"ہاں تو تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جانا۔۔۔۔۔واپسی پر میں پک کر لوں گا۔۔۔۔۔"

وہ جان بوجھ کر واپسی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگا۔۔۔۔۔

لیکن وہاں شرمندگی کے علاوہ کوئی تاثر نہ تھا۔اس نے پرفیوم اٹھایا

"میں کچھ دن امی کے گھر رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔جب واپس آنا ہو گا میں آپ کو کال کر دوں گی۔"

"ہوں۔۔۔۔۔ "

وہ سپرے رکھ کر واپس مڑا۔۔۔۔۔

"اریبہ۔۔۔۔۔۔"

آواز میں مٹھاس گھلی ہوئی تھی۔۔۔

"جی....."

بہت نرمی سے وہ اسے اپنے حصار میں لے کر اس کے بالوں پر اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا۔

مجھ سے کبھی دور مت ہونا۔۔۔۔۔۔ "

exponovels

اربیحہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔

میں یہ نہیں کہوں گا۔۔۔۔

کچھ لوگوں کے بغیر کبھی زندگی نہیں گزاری جاسکتی۔۔۔۔۔

لیکن اگر وہ لوگ ساتھ ہوں تو زندگی کو بہت اچھے سے جیا جاسکتا ہے

"اور میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی بہت اچھے سے جینا چاہتا ہوں۔۔۔۔

سرگوشی میں کہتے ہوئے سمیع کی آواز میں آنسوؤں کی نمی در آئی۔۔۔

کھو دینے کا خوف ان دونوں کے درمیان حائل ہونے لگا

کل سے یہ پہلی بات تھی۔۔۔۔جو انکے درمیان ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اس پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

مگر جس طرح مرد اپنی بیوی کا مان ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسی طرح اپنے گھر والوں کا بھی فخر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ کیسے توڑ دیتا یہ فخر۔۔۔۔؟

!! اگر میں کچھ مانگوں۔۔۔۔۔۔۔تو دو گی"

اس نے ہولے سے نگاہ اٹھائی

exponovels

"میرا حق سمجھ لو۔۔۔۔۔۔۔ "

اریجہ کی سانس رکنے لگی۔۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔۔"

بہت مشکل سے لب وا ہوئے۔۔۔۔۔

اپنی حساسیت ختم کردو۔۔۔۔۔

میں تمہیں بہت مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر کبھی میں نہ رہوں تو تم خود کو خود سپورٹ کر سکو۔۔۔۔۔۔

خود کو مضبوط رکھ سکو اور سنبھال سکو۔۔۔۔۔۔

"مانو گی نہ میری بات۔۔۔۔۔۔ "

اریجہ نے لبوں پر زبان پھیر کر سر اثبات میں ہلایا۔

"اور ہاں سنو.....

جلدی آجانا.

میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا......."

وہ اسے ایک بار پھر گلے لگا کر اس کی آنکھیں چومتا آفس کے لیے نکل گیا

exponovels

اس کے لمس نے اریبہ کو جی جان سے ہلا دیا۔۔

وہ اس کے جانے کے بعد کتنی دیر اپنی آنکھوں پر اس کے ہونٹوں کی نرمی محسوس کرتی رہی

کچھ وقت کے لیے ایک اس احساس کے علاوہ وہ ہر احساس سے بے حس ہو گئی تھی

*

وہ شرمندہ تھی.....

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ روحیل کا سامنا کیسے کرے۔۔۔۔۔؟؟؟

کیسے اس سے معافی مانگے....؟؟؟

بالآخر اسے راہ فرار امی کا گھر ہی لگا

اب سمیع کے الفاظ اسے اپنی بے جان روح اور جسم کی غذا لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اور اس کا لمس۔۔۔!!

اس نے پہلی بار کسی مرد کے لمس کو محسوس کیا تھا۔۔

وہ نہیں جانتی تھی مرد کا لمس کیسا محسوس ہوتا ہے

مگر اس لمس میں بہت شدت کے باوجود اسکو اپنے لیے نرمی محسوس ہوئی تھی

exponovels

٭٭

سمیع آفس کے لیے نکل چکا تھا اور آنٹی پہلے ہی سکول کے لئے روانہ ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

روحیل اور انکل آفس کے کام سے آوٹ آف سٹی تھے

وہ بھی امی کی طرف جانے کے لئے اپنا بیگ تیار کرنے لگی۔ڈرائیور کے آنے میں آدھا گھنٹہ تھا

وارڈروب کی الماری کے سامنے کھڑی اپنے کپڑے سلیکٹ کر رہی تھی۔جب اس کے ہاتھ کچھ

لگا۔۔۔۔۔۔

ایک فوٹو البم۔۔۔۔۔کچھ کاغذات اور ایک ڈائری۔

اس نے فوٹو البم کھولا۔۔۔۔اس میں سمیع کے ساتھ اس کے دوست تھے۔۔۔۔

کچھ ہلہ گلہ کرتے ہوئے. شاید کسی ٹرپ کی تصویر تھی۔۔۔۔۔۔

سمیع بہت پیارا لگ رہا تھا

شادی کے بعد اس کا جسم تھوڑا ابھر گیا تھا۔۔۔۔۔اب وہ مزید ہینڈ سم لگتا تھا۔۔۔

اس نے البم دیکھ کر واپس رکھا

اور ڈائری پڑھنے لگی جوں جوں ڈائری پڑھتی گئی۔۔۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ اڑتا گیا۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

exponovels

شروع میں مجھے یہ ایڈونچر لگتا تھا مگر میرے دوستوں نے اسے کمائی کا ذریعہ بنالیا۔۔۔۔۔۔ "

اور میرے ساتھ نہ دینے پر میرے اور ان کے اختلافات بڑھتے گئے۔۔۔۔۔۔

انہوں نے مجھ سے علیحدگی کرتے ہوئے یہ قسم کھائی تھی کہ وہ مجھے بھی کسی دن میری فیملی سمیت لوٹیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جب تک میں ان سے ہاتھ جوڑ کر معافی نہی مانگوں گا وہ مجھے لوٹتے ہی رہیں گے

میں نے بھی قسم کھائی تھی میں کبھی جرم کے آگے نہی جھکوں گا۔۔

لیکن اس دن۔۔۔

مئی کی تپتی دوپہر تھی۔۔۔ سبرینہ کی دوست میرے جرم کے بدلے میں ناحق سزاوار 19

""ٹھہری۔۔۔۔۔۔وہ اس کو میری فیملی ہی سمجھے تھے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے انکی نظروں میں واضح چیلنج دیکھا

وہ لڑکی سبرینہ کی دوست نہ ہوتی تب بھی

میں کسی لڑکی کی عزت اپنی انا پہ قربان نہ ہونے دیتا

میں ان کے آگے جھک گیا۔۔

جوڑ دیے ہاتھ ان کے سامنے۔۔جو وہ چاہتے تھے۔۔

exponovels

کاغذ کا باقی نیچے والا آدھا حصہ خالی تھا۔۔

اس نے تیزی سے صفحہ پلٹہ

اگلے دن کی تاریخ درج تھی۔

میں نے اپنی زندگی میں حسن بہت دیکھا۔۔ مگر حسن کے ساتھ اتنی معصومیت پہلی بار دیکھی "
تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی دعا مانگی اور رب نے پوری کر دی۔۔۔۔۔۔۔

اریبہ میری تلافی نہیں۔۔۔

میری محبت ہے۔۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا جس دن اسے یہ سب پتا چلے گا وہ مجھے معاف کرے گی بھی یا نہیں۔۔

!!مگر میں صرف اتنا جانتا ہوں اگر اس نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔

میں زندہ لاش بن جاؤں گا۔۔۔

کیونکہ میں مر نہیں سکتا۔ مجھے اپنی ماں کے لیے زندہ رہنا ہے۔۔

میں اریبہ کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کو بہت ترسا ہوں

محبت نہ سہی مگر خدا مجھے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت بھی نہ دکھائے۔۔

For more visit (exponovels.com)

خدا کرے کہ رب کسی سے اس کی محبت کو نہ جدا کرے۔

تیرے بغیر کبھی زندگی جو راس آئے "

"خدا کرے کہ مجھے دوسری نہ سانس آئے

اس نے پھر صفحہ پلٹہ مگر باقی تمام ڈائری خالی تھی۔۔

اربیحہ نے فوٹو البم دوبارہ کھولا۔۔۔۔ایک تصویر میں سمیع کے دائیں طرف وہی دونوں لڑکے تھے۔۔۔۔۔ جنھوں نے گاڑی رکوائی تھی۔۔۔۔

سمیع۔۔۔۔۔۔"اس کے لبوں سے ٹوٹ کر نکلا " .

آپ چاہتے ہیں میں اپنی حساسیت ختم کرلوں۔۔۔۔۔"

"مگر آپ تو مجھ سے بھی زیادہ سینسٹو ہیں۔۔۔۔۔

ایک گناہ جو آپ چھوڑ چکے ہیں تو اس کے لیے خود کو معاف کردیں

وہ خود کلامی کررہی تھی۔۔۔۔

ڈائری میں ایک اور بھی تصویر تھی۔

اس شخص کی شکل سمیع میں سے بہت ملتی تھی۔۔۔۔ تصویر کے اوپر لکھا تھا۔۔۔۔۔۔میرا بھائی۔۔۔۔۔

ان دونوں میں کبھی بھی اتنی فریکنس نہیں تھی کہ وہ اس سے اپنے پرسنل ڈسکس کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

لیکن تصویر دیکھ کر اریبہ کو لگا اس نے یہ لڑکا کہیں دیکھ رکھا ہے

بہت غور کرنے پہ اس کو یاد آیا ایسی ہی اک تصویر اس نے کالج میں سبرینہ کی کتاب میں دیکھی تھی

بہت پوچھنے پر بھی سبرینہ نے صرف یہ کہا تھا

"جو میرے نصیب میں نہیں۔۔ کسی اور کا نصیب بن گیا۔۔۔ تو میں اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتی۔۔"

" یہ تو وہی لڑکا ہے جس کو سبرینہ چاہتی تھی۔۔۔ اور اسکی منگنی کہیں اور ہو گئی تھی"

اوہ تو یہ سمیع کا بھائی تھا۔۔

نیچے ڈرائیور نے ہارن دیا تو وہ سامان سمیٹ کر بے جان قدموں سے اپنا بیگ گھسیٹتے سیڑھیاں اترنے لگی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نفیسہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ بھائی بھابی اور ریحان کی تو جان تھی اپنی اکلوتی پھوپھو میں

اسے اپنی امی کی طرف آئے ابھی دوسرا دن ہی ہوا تھا۔۔ سب کے ساتھ بہت اچھا وقت گزر رہا تھا مگر

سمیع کی غیر موجودگی بری طرح محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اپنی آنکھوں پر اس کا لمس اب بھی ویسا ہی محسوس ہوتا جیسا پہلے لمحے ہوا تھا

وہ بے اختیار اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کہ خیالوں میں اسکو اپنے آس پاس دیکھتی

وہ اسے کال نہیں کرنا چاہتی تھی مگر رہ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

آخر کار اس نے فون اٹھایا

"ہیلو سمیع کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"

دل بے قرار تھا۔۔

.....حال چال پوچھنا کیسے یاد رہتا

"میں آوٹ آف کنٹری ہوں۔۔۔۔۔"

سمیع نے اس کی جلد بازی پر مسکراتے ہوئے غیر سنجیدہ سا جواب دیا۔

واٹ......؟؟؟؟؟"

"......آوٹ آف کنٹری......اور مجھے بتایا تک نہیں

وہ بے حد سنجیدہ ہو گئی مگر سمیع ابھی بھی مذاق کے موڈ میں تھا۔

.....ہاں یار.....بس یاد ہی نہیں رہا"

"تم بتاؤ کیسے فون کیا؟؟؟؟

اس کی بات پر اریبہ کی آنکھیں بھر آئیں

کچھ نہیں۔۔۔۔۔بس ایسے ہی۔۔"

بہت سے آنسو حلق سے نیچے اتارے

exponovels

"اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔فی امان اللہ۔۔۔ "

سمیع سے مزید کچھ سنے بغیر اس نے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

وہ فون ہاتھ میں پکڑے افسوس سے لب بھینچ گیا اور پھر کچھ سوچ کر اپنے گھر کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔

"....ماما میں کچھ دنوں کے لئے بزنس ٹور پر آوٹ آف کنٹری جا رہا ہوں"

"بیٹا اتنی اچانک۔۔ "

ان کا حیران ہونا جائز تھا۔۔کاشف صاحب نے تو کوئی بات نہیں کی تھی ان سے

"ماما اریحہ اگر گھر آنا چاہے تو ڈرائیور کو بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔ "

اس کا ذہن بہت آگے کی پلاننگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔واپس کب آو گے

جیسے ہی مقصد پورا ہو گا

مقصد؟؟کیسا مقصد

جانے کا۔۔مطلب ٹارگٹ اچیو ہو گا تو ہی واپس آوں گا نا

ان کو اسکی باتیں کچھ عجیب سی لگیں پر زیادہ غور نہی کیا

اپنا خیال رکھنا اور فون کرتے رہنا "

جی ماما۔ آپ بھی خیال رکھنا اپنا۔ اللہ حافظ

پانچ دن بعد اریبہ اپنے بھائی کے ساتھ گھر واپس آگئی تھی۔۔۔۔

اس نے روحیل سے معذرت کرلی۔۔۔۔

جس پر روحیل نے بھی سچے دل سے اس کو معاف کر دیا

اور اریبہ کے کہنے پر روحیل ردا کو اس سے ملوانے کے لئے گھر لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں آوٹنگ پلین کر رہے تھے اور ان کے بے حد اصرار پر اریبہ بھی ان کے ساتھ آگئی۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ردا کو شاہ شمس کا مزار دیکھنا تھا۔۔۔۔

وہ وہاں سے بہاوالدین زکریا کے مزار پر آگئے۔

اور اب یہاں سے آگے وہ قلعہ ملتان اور خونی برج دیکھنے جا رہے تھے

یہ تمام جگہیں اس کے لئے بھی نئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ لوگ 3 سال پہلے ملتان شفٹ ہوئے تھے مگر ابھی تک یہ سب جگہیں دیکھنے کا موقع نہی ملا تھا

"کاش سمیع آپ بھی ساتھ ہوتے "

اس کے دل میں یہ خواہش بہت شدت سے سر اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔

exponovels

وہ ان تمام جگہوں پر سمیع کے ساتھ آنا چاہتی تھی.

جگہ کا حسن اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا مگر دل بے اختیار سمیع کی طرف کھنچا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ سمیع کی کمی بہت شدت سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ یہاں تھا تو اسے ہر جگہ اریبہ نظر آتی تھی۔۔۔۔

مگر اب سات دن ہو گئے تھے اس نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ اتنا مصروف تھا۔۔۔۔؟؟؟؟؟

یا پھر اس سے نظریں چرا رہا تھا.....؟؟؟؟

وہ سوچوں میں گم تھی جب بے احتیاطی سے گرنے لگی۔۔۔۔

ردا نے آگے بڑھ کر اسے گرنے سے بچا لیا

مگر اس کی آنکھیں پھر بھی نم ہو گئیں۔۔۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

......ردا ، آنٹی سے مل کر گھر چلی گئی تو وہ اپنے کمرے میں قید ہو گئی

ہر طرف,,,,,ہر سو,,,,,اس کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی.

اس کی آواز,,,,,اس کے الفاظ،،،اس کی ہنسی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

......اس کا سب کچھ

اریحہ کا اپنا آپ جیسے ختم ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے اس سے نہ رابطہ کرنے کی قسم کھائی تھی

مگر

انا کہتی ہے خاک ڈال،،،،،،،لعنت بھیج اس پہ

دل کہتا ہے ایسا سوچا بھی، تو لعنت تجھ پہ

سمیع کا نمبر ڈائل کر کے وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر زمین پر بیٹھ گئی

اضطراری کیفیت میں بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر بیل ہوتی رہی۔۔وہ کال رسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس کا نمبر رومنگ پر تھا۔۔۔۔۔۔

غصے اور دکھ کی شدت میں اس نے ایسے ہی فون بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔۔۔اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی

٭٭

فون پر ری ڈائلنگ آن تھی۔۔دوسری کال پر سمیع نے فون ریسیو کر لیا

ہیلو اریحہ۔۔ہیلو

exponovels

تم رو رہی ہو ؟؟جواب ندارد

ہیلو۔۔اریبہ آواز آرہی ہے کیا؟؟

مگر اریبہ زور وشور سے رونے میں مصروف تھی۔ فون میں سے ابھرتی آواز پہ غور نہی کیا

.....فون میں اس طرح اس کو روتا ہوا سن کر وہ بے حد پریشان ہو گیا

اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔۔وہ اپنی کمپنی کے گیسٹ ہاوس میں رہ رہا تھا

بھاگتا ہوا کار پورچ میں آیا۔۔۔۔

سٹیرنگ پر سر رکھ کر وہ سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اگر اس طرح گھر چلا جائے گا تو اسے ساری حقیقت معلوم ہو جائے گی اور وہ پھر سے بے اعتبار ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

تھکے انداز میں وہ چلتا ہوا واپس آیا۔

اور آکر اپنی ماما کو کال کرنے لگا۔۔۔۔

ماما پلیز اریبہ کے پاس جائیں۔۔۔۔۔۔۔دیکھیں وہ کیوں رو رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟ "

پلیز ماما

"اور میرا مت بتایئے گا۔۔۔۔۔

exponovels

جتنی دیر میں دوبارہ اس کی والدہ کی کال نہیں آئی۔۔۔۔وہ جلے پاؤں کی بلی بنا لاؤنج میں ٹہلتا رہا۔۔۔۔

دفعتاً اس کے فون پر رنگ ہوئی اس نے ایک پل کی تاخیر کیے بغیر کال ریسیو کی

کوئی پرابلم نہیں ہے بیٹا......بس وہ تمہیں بہت یاد کر رہی ہے۔۔۔۔تم نے کب آنا"

ہے۔۔۔؟؟؟؟؟

".......جی ماما۔بس کام ختم ہونے والا ہے۔۔ایک دو دن میں آ جاؤں گا"

بات کر کے وہ بہت پر سکون ہو گیا۔۔۔۔۔

جو وہ چاہتا تھا وہ ہونے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

*

آٹھ دن کے بعد وہ واپس آ رہا تھا۔۔

اس نے فلائٹ کی لینڈنگ کا ٹائم رات دو بجے بتایا تھا۔۔۔۔۔

وہ حیران تھی۔۔۔۔۔اسے کوئی بھی لینے نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

(صرف پاپا جانتے تھے۔۔اصل حقیقت کیا ہے)

آنٹی ابھی اس کو اس کی آمد کا بتا کر گئی تھیں۔

وہ اس کو بہت وارم ویلکم کرنا چاہتی تھی۔۔

exponovels

اپنا بلیک فراک نکال کر پہنا

تنقیدی نگاہ سے خود کو دیکھا۔۔ فراک اس کے پاوں کو چھوتا تھا

اس پر گولڈن نگینوں سے بہت خوبصورت کام ہوا تھا۔

سمیع نے اسے یہ ڈریس کچھ دن پہلے بہت شوق سے لے کر دیا تھا۔۔

وہ اچھی طرح جانتی تھی سمیع کو بلیک کلر میں وہ بہت حسین لگتی ہے۔۔

گلے میں وائیٹ گولڈ کا نازک سا ہار پہنا،

جو اسکا ویڈنگ گفٹ تھا اور آج پہلی بار پہن رہی تھی

اپنی دودھیا رنگت پہ

ریڈ لپسٹک اور سموکی آئیز کے ساتھ

اس نے آج اسے چاروں شانے چت کرنے کی مکمل تیاری کر رکھی تھی

مگر سب تیاری دھری کی دھری رہ گئی۔

اس کے انتظار میں وہ چار بجے تک جاگتی رہی

وہ نہی آیا۔۔۔

exponovels

غصے کی اک لہر اس میں اٹھی

پھر وہ لہر فکر میں بدل گئ۔

دھڑکتے دل کے ساتھ وہ نیچے لاؤنج میں آ گئ۔۔۔۔۔۔

جھجھکتے ہوئے آنٹی کے روم کا دروازہ ناک کیا

دل اب ڈوب رہا تھا۔۔۔۔۔

ان سے پوچھا تو پتہ چلا

"فلائٹ ڈیلے ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ "

بیٹا میں نے روحیل سے کہلوایا تھا۔۔اس نے تمہیں بتایا نہی؟

وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئ۔روحیل کا گریز جانتی تھی۔وہ اس کے کمرے کے قریب بھی نہی آتا تھا

"سمیع صبح تک آ جائے گا۔۔۔۔۔ تم جا کر سو جاؤ۔۔۔۔ "

انہوں نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے شفقت سے کہا.

......وہ بجھے دل کے ساتھ کمرے میں آ گئ مگر دل کو اطمینان ہو گیا کہ وہ ٹھیک ہے

پھر چینج کر کے وہ بھی سونے کے لیے لیٹی۔۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دور۔۔۔۔

exponovels

کتنی دیر کروٹیں بدلنے کے بعد کب وہ سوئی اسے علم نہ ہوا

گہری نیند میں اس کو لگا۔۔۔۔۔

کوئی اس پر جھکا، اس کا چہرہ تھپتھپا رہا ہے۔

اس خوشبو کے لیے وہ کتنا ترسی تھی پچھلے کئی دنوں سے۔۔

پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔

سمیع یک دم پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔۔

"آپ ...."

کیسے ہیں آپ....؟؟؟؟؟" سمیع اس کے پاس ہی بیٹھ گیا"

"میں ٹھیک ہوں اور تم......؟؟؟؟"

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے بال سمیٹنے لگی۔۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔"

دل میں تھوڑی خفگی تھی پر چہرے پر نہ آنے دی۔۔۔۔

"کل بھی ٹھیک تھی۔۔۔۔۔؟؟؟؟"

"جی............؟؟؟؟"

exponovels

"کال کی اور ریسیو ہونے کا انتظار بھی نہیں کیا۔۔۔ "

("کافی دیر میں تمہاری رونے کی آواز سنتا رہا اور پھر کال ڈراپ کر دی۔۔۔۔۔۔)

کال کب رسیو کی آپ نے۔۔۔۔۔؟؟؟؟"وہ گہری نظروں سے اسے تک رہا تھا۔"

(مطلب میرا رونا سنتے رہے)

وہ یہ سوچ کر اتنا شرمندہ نہیں ہوئی۔ جتنا اس کی نظروں سے ہو گئی۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس کے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس نے خفت سے نظریں جھکائیں

سمیع اس کی آنکھوں میں وہ دیکھ رہا تھا جو وہ چھپانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر سر جھکائے اس کے بولنے کی منتظر رہی۔۔۔۔ مگر دوسری طرف بھی گہری خاموشی تھی۔۔۔۔

اور اسے سمیع کی یہ خاموشی بہت بری لگ رہی تھی۔۔۔۔

جس طرح اس نے اسے پہلے بھی اگنور کیا تھا۔۔۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بدل گیا ہے۔۔۔ آنکھیں بھرنے لگیں

نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ وہ بھی اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

exponovels

نظریں ملیں تو اریبہ نے دوبارہ سر جھکالیا مگر وہ اس کے بھیگے رخسار دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

"بیا۔۔۔۔۔"

گہرا، سنجیدہ، ٹھہرا ہوا، سحر انگیز لہجہ۔۔

اریبہ کو اپنا نام پہلے کبھی اتنا خوبصورت نہ لگا۔ اسکا دل کیا وہ یونہی اس کو پکارتا رہے اور وہ سنتی رہے

سمیع نے اسکا چہرا اپنی طرف موڑا

"کوئی پرابلم ہے کیا......؟؟؟

وہ لبوں کو سختی سے بھینچے سر نفی میں ہلا گئی۔۔۔۔

"پھر اس دن روئی کیوں تھی......؟"

"سمیع۔۔۔۔۔۔۔۔"

صرف ایک لفظ نکلا تھا اس کے منہ سے۔۔۔۔۔۔

مگر وہ اس کے تمام الفاظ۔۔۔۔۔۔ تمام جذبات۔۔۔۔ حتیٰ کہ دھڑکن تک سن رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ پھر یکدم پیچھے ہٹ گئی۔۔۔۔۔

("......میں ایسا نہیں چاہتی تھی ")

(".........مگر میں ایسا ہی چاہتا تھا")

exponovels

وہ اس کی آنکھیں پڑھ رہا تھا۔

("......میں شرمندہ ہوں")

گھنی پلکیں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

("میں شرمندہ نہیں ہوں۔تو تم کیوں ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟")

آنکھیں سوال کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

(".....میرا شاید کوئی حق نہیں ہے")

...... نظر خود بخود اٹھ گئی

("......سارے حق تمہارے ہی تو ہیں")

آنکھوں کی چمک بڑھنے لگی.

اچھا بتاؤ......کیا ہوا تھا.....؟؟؟؟"

کیوں روئی تم.....؟؟؟" الفاظ نے بلآخر اپنا راستہ بنا لیا۔

"نہیں۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔"

وہ آنکھیں مسلنے لگی۔

".....پلیز ایسے نہیں۔۔۔بتاؤ مجھے "

exponovels

اظہار سننے کی خواہش میں اس نے اپنی محبت کو رلا دیا تھا۔

"......میں آپ کو بہت یاد کر رہی تھی'

بظاہر بہت سادہ سا جملہ تھا۔۔۔

"......بہت تنہائی محسوس کر رہی تھی"

"...... مگر میں تو تمہارے پاس ہی تھا "

اس کی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا ڈمپل مزید واضح کر دیا۔۔۔۔۔

"...... نہیں تھے آپ میرے پاس"

لہجے میں ہٹیلا پن تھا۔

کیا میرے ہونے کا احساس کافی نہیں ہے.....؟؟؟؟ "

وہ ابرو اٹھائے اس کے جواب کا منتظر تھا۔

..... نہیں چاہیے مجھے احساس....... مجھے آپ پاس چاہیے ہیں"

"........ہمیشہ کے لئے پاس

تنہا پن کیوں محسوس ہوتا ہے.....؟؟؟؟؟ "

بات بدل دی گئی۔

exponovels

کوئ یقین دیانی نہیں ؟؟؟اریحہ کے دل میں کسک بڑھی

میں رداور روحیل کے ساتھ ہسٹوریکل پلیسز پر گئ تھی۔۔۔۔"

میں نے وہاں پہ ہر جگہ آپ کو بہت مس کیا۔۔۔ اس نے سسکی لی

حالانکہ مجھے لگا۔۔۔۔ آپ کا احساس ہر جگہ میرے ساتھ ہے مگر دل چاہ رہا تھا آپ واقعی میرے ساتھ

"ہوں۔۔۔۔۔۔

میں وہ سب کچھ آپ کے ساتھ دیکھنا چاہتی تھی"

اور گھر آکر میرا دل چاہا.......میں آپ سے خوب لڑوں۔۔۔۔۔

مجھے پتاہے یہ بچوں والی ضد ہے۔۔۔۔۔ مگر میرا دل چاہا۔میں ہر چیز توڑ پھوڑ دوں۔۔۔۔۔۔

سمیع اسے بیت جذب سے دیکھتا رہا

....مجھے نہیں پتا کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟؟ اور آپ نے کال بھی اٹینڈ نہیں کی

شکوں میں اک اور اضافہ ہوا

"پھر میں بہت روئی اور تب جا کر دل ہلکا ہوا۔۔۔۔۔

مگر میں......میرا مطلب ہمارے درمیان تو کچھ بھی ایسا نہیں......کہ تم مجھے مس کرو.......نہ"

"دوستی,,,,نہ اٹیچمنٹ تو پھر۔۔۔۔۔؟؟؟؟

exponovels

وہ اسکو مزید بولنے پر اکسانے لگا

میں آپ کی لائف میں کہاں ہوں سمیع۔۔۔۔؟؟؟؟"

اس نے سمیع کا سوال اگنور کر دیا۔

یہ سوال وہ اپنے دل سے بھی کئی بار کر چکی تھی۔اس کے دل سے وہی جواب آیا تھا جو وہ سننا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مگر اس کے دماغ میں سمیع کی اگنورنس کھٹک رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہاں ہو......."

انگلی دل کی جانب اٹھی۔۔۔۔

آنکھوں میں شرارت۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ۔۔۔۔

سمیع میں بالکل سیریس ہوں۔۔۔۔۔۔۔بے بسی کی انتہا پر۔۔۔۔۔۔مجھے بالکل سچ کہیں۔۔۔۔۔۔۔میں "

"آپ کے حوالے سے بہت خوش فہم ہوں۔۔۔۔۔۔

"پر مجھے انکار مت کرنا۔۔۔۔۔۔میں خوش فہم رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

اس کو سنجیدہ دیکھ کر سمیع بھی سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

"تم جو بھی سمجھتی ہو۔۔۔۔۔مان لو وہ ٹھیک ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"

exponovels

پھر اک مبہم سا جواب۔۔۔

ہلکا سا تبسم ابھی بھی سمیع کے لبوں پر تھا۔وہ آج اس کو زچ کرنا چاہتا تھا آخر کو تھوڑا بہت حق تو شوہر کو بھی ہوتا ہے

".....مجھے آپ سے سچ سننا ہے۔۔۔۔۔۔اور وہ کیا ہے،،، یہ صرف آپ ہی بتا سکتے ہیں"

......اور سچ بولنا۔۔ صرف سچ "

"آپ کا سچ مجھے آئندہ زندگی کی تکلیفوں سے بچا دے گا۔۔۔۔۔۔

سمیع نے بہت غور سے اس چہرے کو دیکھا۔۔۔۔ جو چار دن کے اگنورنس برداشت نہیں کر پایا۔۔۔۔

پہلے خوش فہم رکھنے کی التجا اور اب سچائی سننی ہے۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کہنا..۔۔۔۔ بس اتنا کہنا چاہوں گا کہ تم اپنی مرضی میں آزاد ہو۔۔"

اور تم اپنے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔۔۔۔

"میں بہت برا ہوں۔۔۔زرا اچھا نہیں ہوں۔۔مان لو یہ بات۔۔۔۔

(بہت ستایا ہے تم نے۔۔ آج سارے حساب برابر کرنے کا دن ہے)

آپ بہت اچھے ہیں...... اتنے اچھے کہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔۔۔ مگر میں نے ہمیشہ آپ کو " دکھ دیئے اور آپ سے ہمیشہ دکھ ہی شئیر کیے۔۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

تم نے ایسے کیوں کہا کہ تم ہمیشہ دکھ شیئر کرتی ہو......؟؟؟؟؟

"آئندہ ایسا مت کہنا۔۔۔۔۔۔

"آپ کو برا لگا.....؟؟؟؟؟ "

نہیں مگر......تم خوشی شئیر کرو یا کوئی دکھ۔۔ صرف مجھ سے کرو۔۔ مجھ سے زیادہ کسی کا حق نہیں تم پر۔۔

"آپ کی زندگی میں میرا کوئی مقام نہیں۔۔۔۔۔

وہ حد درجہ دلگرفتہ تھی

اس بات پہ سمیع کے دل پہ گھونسا لگا

"...... شش.....چپ بلکل چپ"

وہ اس کے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھتے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرکے اس کے بہت قریب ہو گیا.....

جتنا مقام تم رکھتی ہو میرے لئے.....اس سے کہیں زیادہ مقام اور احترام ہے تمہارا میری نظر میں....."

جو بات وہ کب سے ٹال رہا تھا بالآخر لبوں پر آ گئی.

exponovels

(نظر میں ......تو دل میں کوئی مقام نہیں ہے تمہارا اریبہ بی بی۔۔۔۔۔)

بہت قطعیت سے سوچتے ہوئے آنکھیں بھرنے لگیں۔۔۔۔۔

" تم میری حریمِ دل میں رہتی ہو "

حریمِ دل؟؟

اریبہ نے زیرلب دہراتے ہوئے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا

" دل کی چار دیواری "

پتا ہے چاردیواری وہ جگہ ہوتی ہے جہاں ہم محفوظ ہوتے ہیں۔۔زمانے کے ہر سرد، گرم سے،

ہر دھوپ اور ہر بارش سے

وہ دل سے مسکرائی

"......اور بہت محبت کرتا ہوں تم سے"

سمیع کی بات اب پوری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

......جانتا ہوں محبت تم بھی کرتی ہو مجھ سے "

مگر پھر بھی خوف رہتا ہے کچھ دن کے لیے دور ہوں گا تو ہمیشہ کے لئے تمہارے سے دور ہو

جاؤنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

exponovels

"بیا یہ مان کیوں نہیں دیا تمہاری محبت نے مجھے۔۔۔۔۔۔

میں اس مقام پہ کھڑا ہوں۔۔ "

وہ مقام جہاں خوف رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

جیسے ابھی کوئی تلخ حقیقت۔۔۔۔۔ کوئی ڈراونا راز منکشف ہو گا۔۔۔۔۔ اور سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔"

سمیع کچھ نہیں ختم ہوتا۔۔۔۔۔۔ آپ کی طرف سے ہوا ختم۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ کتنا ستایا میں نے آپ کو۔۔۔۔۔"

"فرق صرف یہ ہے میں چاہ نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اظہار نہیں کرنا آتا۔۔۔۔۔ جو پاس ہے سو ہے اور جو جا رہا ہے اس کو کبھی روکا نہیں۔۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے کبھی جانے نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔

میں عادی تھی ایسے رہنے کی۔۔۔۔۔۔ مجھے پیار کرنا نہیں آتا تھا......نہ ہی اظہار کرنا آتا ہے۔۔۔۔۔۔ قدر کیسے کرتے ہیں۔۔۔۔۔

".....مجھے یہ بھی نہیں معلوم......سچ میں نہیں معلوم

اربیجہ کا لہجہ روہانسی ہو گیا۔

سمیع اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔

اور کسی تلخ حقیقت سے اور ڈراؤنے خواب سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔میں نے آپ کے وارڈروب "

"میں کچھ چیزیں دیکھی تھیں جانے سے پہلے۔۔۔۔۔ان میں ایک آپ کی ڈائری بھی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا بول کر چپ ہوئی تو سمیع بغور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ سمیع کے بولنے کی منتظر تھی مگر اسے چپ لگ چکی تھی۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔میں نے آپ کو اپنی محبت کا مان نہیں دیا سمیع۔۔۔۔۔۔"

اس نے اپنی مخروطی انگلیوں سے سمیع کا مضبوط ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

سمیع کو محسوس ہوا جیسے یہ لمس اوپری ہے۔۔۔۔ابھی وہ جدائی کا فیصلہ سنا دے گی۔۔۔۔۔

"اریبہ میں۔۔۔۔۔۔"

پھر سے اس نے بات کاٹ ڈالی۔۔۔۔

پلیز.....سمیع کچھ بھی نہ کہیں۔۔۔۔"

......جو ہوا وہ قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔۔اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں اور پھر آپ نے کہا تھا کہ

"چھوٹے سے واقعے کو لے کر میں اپنے زندگی کیسے تباہ کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔تو میں نہیں تباہ کر رہی

....بات کے اختتام پر وہ جاندار مسکراہٹ سے مسکرائی

exponovels

"سمیع۔۔۔۔۔۔"

میری زندگی میں فیملی کے علاوہ جو دو بہت خاص لوگ آئے۔۔۔۔۔ "

ایک سبرینہ

اوہ۔۔۔ آج اس کو بھی فون کر کے مناؤں گی اور شکریہ بھی تو کہنا ہے۔۔اس کی وجہ سے مجھے سمیع کی (محبت ملی)

اور ایک آپ۔۔۔۔۔۔

اور دونوں سے بہت محبت کرتی ہوں میں۔۔

(دونوں سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔آپ سے اپنی محبت کا اظہار اور اس سے محبت کو چھپانا۔۔)

(شکر ہے۔۔سبرینہ کے لیے بھی تمہارے دل سے خلش نکل گئی۔ سمیع نے دل میں سوچا)

ویسے تم ہنستے ہوئے تو بہت ہی پیاری لگتی ہو مگر مجھے آج پتا لگا ہے کہ روتے ہوئے بھی قیامت ڈھاتی ہو....."

ہنس کر کہتے ہوئے سمیع کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں شوخی اور شرارت صاف نظر آرہی تھی۔۔۔"

exponovels

اس کی بات پر اربیحہ نے مصنوعی غصے سے سمیع کے سینے پر ہلکا سا مکا مارا اور ہنستے ہوئے اس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔

اس بھیانک واقعے کا اختتام اتنا خوشگوار ہو گا...... ایسا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

بالآخر وہ اپنے خول سے نکل آئی تھی...... سمیع کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو سکتی تھی۔۔۔؟؟؟

سمیع نے بہت آسودہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کو اپنے سینے میں چھپایا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔

پھر آہستہ سے اس کے بکھرے بال ایک کندھے پر سمیٹ کر اسکے دوسرے کندھے پر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔ وہ شرما کہ مزید اس کے سینے میں چہرہ چھپانے لگی

ان کی زندگی کی خوشگوار صبح طلوع ہونے والی تھی۔۔

ختم شد

exponovels